﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد20 | جمعۃ المبارک13/ستمبر2013ء | 07/ذوالقعدہ 1434 ہجری قمری 13/تبوک 1392 ہجری شمسی | شمارہ 37

مومن کا ہر معاملہ خیر پر مشتمل ہے

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے۔ اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔ (مسلم کتاب الزھد)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 47ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام تر اسلامی روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد

89 ممالک سے مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 31 ہزار 205 عشّاقِ خلافت کی جلسہ میں شمولیت اور اظہارِ وفا۔

دعاؤں، ذکرِالٰہی، شکرِ خداوندی اور اسلامی اخوت ومحبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان روحانی ماحول۔

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معرکۃ الآراء، زندگی بخش، روح پرور اور بصیرت افروز خطابات۔

دوران سال جماعت احمدیہ مسلمہ پر اَن گنت افضال وتائیداتِ الٰہیہ کے نزول کا ایمان افروز اجمالی تذکرہ۔

مختلف دینی، علمی وتربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر۔ خواتین کی جلسہ گاہ میں ایک علیحدہ خصوصی سیشن میں خواتین مقررات کی تقاریر۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر زمین کے کناروں تک بسنے والے مختلف رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے 5لاکھ 40 ہزار 782 افراد کی ’عالمی بیعت‘ کے ذریعہ احمدیت میں شمولیت کا روح پرور نظارہ

دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، سفارتکاروں، سول سروس سے تعلق رکھنے والے افسران، اخباری نمائندگان، اور دیگر ممتاز سیاسی اور مذہبی شخصیات کی شمولیت۔ معزز مہمانوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، ملکی تعمیر وترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی ورفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیم کے فروغ پر خراج تحسین۔

برطانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں تشکّر کے اظہار کے طور پر 100,000 پاؤنڈ کا نذرانہ۔ حضورِانور کی جانب سے یہ رقم یوکے جماعت کی طرف سے IAAAE کو افریقہ کے پسماندہ علاقوں میں دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے عطا فرمانے کا اعلان

للّٰہی محبت اور مہمان نوازی کے جذبوں سے سرشار ہزاروں رضا کار بزرگوں، نوجوانوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی شاندار میزبانی، مہمانوں کے دلوں پر گہرے اثرات۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی براہِ راست تشہیر۔

انٹرنیٹ اور میڈیا کے دیگر ذرائع سے جلسہ کی لمحہ بہ لمحہ کوریج۔ حضورانور ایدہ اللہ کے خطابات اور جلسہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں براہ راست تراجم

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ برطانیہ کو اپنے 47ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق بخشی۔ الحمدللہ۔ محض دینی اغراض کی خاطر منعقد کیے جانے والا انگلستان میں اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا جلسہ اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ ذکرِالٰہی، دعاؤں، اسلامی اخوت ومحبت اور خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر کے رُوح پرور ماحول میں اس دنیا میں ’حدیقۃ المہدی‘ (آلٹن) کے خوبصورت اور وسیع علاقہ میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔

انگلستان کی کاؤنٹی ’Hampshire‘ کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع 'Oakland Farm' کی اس جگہ کو جماعتِ احمدیہ نے 2005ء میں خریدا تھا۔ 208/ایکڑ رقبہ پر محیط اس سرسبز وشاداب جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’حدیقۃ المہدی‘ عطا فرمایا تھا۔ سال 2006ء سے باقاعدہ یہاں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں 30,000 کے قریب احمدی ودیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔ اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا 30,000 افراد کے لئے خیموں میں بسنے والے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضاکاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور دن رات ایک کر کے اس جلسہ کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ان انتظامات میں شاملینِ جلسہ کے لیے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں گزشتہ کچھ عرصہ سے کھانا تیار کرنے کے لیے عارضی کچن تیار

کیا گیا تھا۔ اس دفعہ حضورِ انور کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل کچن کے علاوہ لبنان سے ایک روٹی پلانٹ خرید کر یہاں نصب کر دیا گیا ہے جس سے ہزاروں کی تعداد میں روٹی یہیں تیار کی گئی اور کھانے کے انتظامات میں مزید بہتری نظر آئی۔

قرآن کریم کے ایک واضح ارشاد کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آپؐ کے غلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حکم پر لبّیک کہتے ہوئے اس جلسہ کے لیے جمع ہونے والے 31 ہزار 205 عشاقان خلافت کا تعلق دنیا کے 89 ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدی جن میں ہر رنگ ونسل کے لوگ تھے، بزرگ، جوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے طرح طرح کے مصائب و آلام وسفری صعوبتوں کو برداشت کر کے اپنے پیارے امام کے دیدار کو پہنچے۔ اور اپنے آقا کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظرِ کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کارکنانِ جلسہ سے خطاب فرما رہے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے 23/اگست کے خطبہ جمعہ میں میزبانوں اور رضا کاران جلسہ کو اہم ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

25/اگست بروز اتوار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفسِ نفیس مسجد فضل، اسی طرح بیت الفتوح، جامعہ احمدیہ یوکے (واقع Haslemere)، اسلام آباد اور پھر حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے لئے موقع پر ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضورِ انور نے حدیقۃ المہدی میں تقریب معائنہ کے موقع پر انتظامات کا جائزہ لیا اور اپنی دعاؤں سے نوازتے ہوئے باقاعدہ طور پر جلسہ کے انتظامات اور ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''......خوش قسمت ہیں آپ لوگ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سال پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرما رہا ہے۔ اس لئے جن کے پاس نئے شعبے آئے ہیں یا جو نئے شامل ہوئے ہیں وہ خاص طور پر توجہ سے اپنے انچارج سے اپنے ساتھیوں سے کام سیکھنے کی کوشش کریں اور کام کو کریں۔ اسی طرح جو تجربہ کار ہیں وہ بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ تجربے کی بنا پر تھوڑا relax ہو جاتے ہیں۔ سمجھیں کہ یہ ذمہ داری ایسی ہے کہ جہاں کہیں ہلکی سی بھی کمی آئی، کام کی رفتار میں، وہاں کام کو نقصان ہوسکتا ہے، مہمان نوازی میں فرق پڑ سکتا ہے۔ شعبہ کے کام میں خرابی پیدا ہوسکتی ہے۔ اس لئے ہر کارکن اس لحاظ سے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور کرنے کی کوشش کرے''۔

نیز فرمایا: ''......سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ دن دعاؤں میں گزاریں۔ اپنا ہر کام دعا سے شروع کریں اور خاص طور پر کارکنان میں ایک کمزوری آجاتی ہے کہ نمازوں میں باقاعدگی نہیں رہتی۔ نمازوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جہاں ڈیوٹی ہو، اگر نمازوں کے وقت میں ڈیوٹی ہے تو ڈیوٹی سے فارغ ہو کر جو بھی گروپ ہے وہ مختلف شعبہ جات میں اپنی اکٹھی باجماعت نماز ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کما حقہ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

30/اگست بروز جمعۃ المبارک کو حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھنے اور تقویٰ وطہارت میں ترقی کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ ہر احمدی کو اس جلسہ سے روحانی فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس جلسہ میں اپنی تربیت کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز میزبانوں کو مہمانوں کا ہر طرح سے حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضورِ انور نے حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک مومن کا حق ہے کہ اس کا بھائی اس سے خوش اسلوبی اور طلاقت سے ملے۔ چنانچہ آپس میں محبت اور بھائی چارہ اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ میل جول رکھیں۔

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و برکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیوں کے عقائد کو کھول کھول کر بیان فرماتے ہوئے ایک مرتبہ پھر امتہ مسلمہ پر اتمامِ حجت فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جبکہ احمدی ہر لحاظ سے چاہے وہ اخلاقی ہو، علمی ہو یا اسلام کی تبلیغ ہو دوسروں سے بہتر ہیں تو بجائے اس کے کہ مسلمان مولویوں کی باتوں پر اندھا دھند اعتماد کرتے ہوئے احمدیوں کی مخالفت کریں انہیں خود غور وخوض سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔

اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال 5 لاکھ 40 ہزار 782 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علماء سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُر مغز علمی وتربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں پانچ تقاریر اردو جبکہ دو تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ کے تینوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

ہفتہ کی شام مختلف ممالک سے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں وکالت تبشیر کے تحت ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے سٹیج سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اپنی شاندار روایات کے مطابق جلسہ کے تمام پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہو گئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

ایم ٹی اے 3 العربیۃ نے اس سال بھی پچھلے سال کی طرح علیحدہ چینل پر جلسہ کے تمام پروگرامز کو Live نشر کیا اور اس کے علاوہ متعدد پروگرام عربی زبان میں اس موقع کی مناسبت سے پیش کئے گئے۔

جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور اس کو خوب سراہا۔

اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ ہومیو پیتھی۔ رسالہ ''ھوالشافی'' اور آڈیو وڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔

اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر263

مکرم قاسم حسین قاسم المصری صاحب (1)

مکرم قاسم حسین قاسم المصری صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق اردن کے شہر ''المفرق'' سے ہے جہاں میری پیدائش 1988 میں ہوئی۔ میری پیدائش سے چند ماہ قبل ہی میرے دادا جان کی وفات ہوگئی تھی اور میرے والد صاحب نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میرے دادا جان نے انہیں ایک تلوار دی ہے۔ اس رؤیا کی بنا پر میرے والد صاحب نے میرا نام میرے دادا کے نام پر ''قاسم'' رکھا۔

میری تعلیم وتربیت میرے والدین نے اسلامی اقدار کی روشنی میں کی۔ اور دینی علوم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی کتب کے مطالعہ کی بھی شروع سے ہی مجھے عادت ڈالی گئی۔ چنانچہ میں اپنے والد صاحب کی دینی کتب کی لائبریری سے کتب لے کر پڑھتا رہتا تھا۔

جب میں ذرا بڑا ہوا تو میرے والد صاحب مجھے محلّہ کی ایک مسجد میں لے گئے جہاں ایک مولوی صاحب بچوں اور بعض نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے اور حفظ بھی کرواتے۔ میں نے اس مولوی صاحب کی شاگردی میں تقریبًا اڑھائی پارے حفظ کئے، جس کے بعد بعض ایسے واقعات پیش آئے جن کی وجہ سے میں اس مولوی صاحب کی شاگردی میں مزید نہ رہ سکا۔ ان امور کا تعلق بعض ایسے متشددانہ خیالات سے تھا جو اسلام سے متنفر تو کر سکتے تھے اسلامی کی خوبصورت تعلیمات کی طرف راغب کرنے والے کسی طور نہ تھے۔ ایک مثال یوں ہے کہ ایک مرتبہ اس مولوی صاحب کا ایک نوعمر شاگرد ہاتھ میں ایک تیز دھار آلہ لئے پھر رہا تھا۔ مولوی صاحب نے اسے دیکھا تو اسلحہ کی نمائش سے منع کیا۔ طالبعلم نے کہا کہ میں نے اپنے دفاع کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے اسے کہا کہ دفاع کے لئے ایسا کرنا جائز ہے لیکن مسلمانوں کو اس آلہ سے نقصان نہ پہنچانا۔ طالبعلم نے پوچھا کہ اگر کوئی عیسائی دین اسلام کو گالی دے اور اس کی بے حرمتی کرے تو کیا میں اسے نقصان پہنچا سکتا ہوں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ زیادہ تو نہیں، صرف اسے زخمی کردینا اور پھر میرے پاس آجانا میں تمہیں بچالوں گا۔

ہمارے علاقہ میں سالہا سال سے عیسائی اور مسلمان مل کر رہ رہے ہیں اور ان کے آپس میں پیار ومحبت اور عزت واحترام کے مثالی تعلقات ہیں۔ چونکہ میں نے بچپن سے ہی اسی قسم کا باہمی تعلق دیکھا تھا اس لئے میری طبیعت اس قسم کی تفرقہ آمیز اورنفرت وحقارت کی تعلیم کو تسلیم کرنے سے قاصر تھی۔ چنانچہ اس طرح کے بعض امور کی بنا پر میں زیادہ عرصہ اس مولوی کی شاگردی میں نہ رہ سکا اور محض اڑھائی پارے ہی حفظ کرنے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔

مغرب سے طلوعِ شمس

نوجوانی کی عمر کو پہنچ کر میرے ذہن میں بہت سے موضوعات کے بارہ میں سوالات پیدا ہونے لگے، ان میں دین سرفہرست تھا۔ اس کی وجہ ایک رؤیا بھی تھا جو میں اکثر دیکھا کرتا تھا۔ یہ رؤیا نہایت مختصر لیکن فکر انگیز تھا۔ مَیں خواب میں اکثر اپنے گھر کی مغربی جانب والی کھڑکی کھولتا تو سورج کو مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہوا پاتا تھا۔ میں اس عجیب منظر کو دیکھ کر شدید خوفزدہ ہوجاتا اور ہر بار خواب میں ہی کہتا تھا کہ اب تین روز کے بعد قیامت آجائے گی۔ میں نے اپنے والد صاحب کی زبانی سنا ہوا تھا کہ مغرب سے طلوعِ شمس قیامت کی علامتوں میں سے ایک ہے۔ اور اس رؤیا کے تکرار کی وجہ سے مجھے یقین سا ہونے لگا تھا کہ اب قیامت قریب ہے۔ ایسا سوچتے ہی نزول مسیح کا مضمون بھی ذہن میں بار بار گردش کرنے لگتا تھا اور مجھے اکثر یہی فکر لاحق رہتی کہ اگر میں نے خود مسیح کو نازل ہوتے ہوئے نہ دیکھا تو ان پر ایمان کیسے لاسکوں گا؟

محبت ورواداری کی تعلیم

ایف اے کی تعلیم کے دوران میری دوستی ایک عیسائی سے ہوگئی جس کے ذریعہ مجھے عیسائی مذہب کی تعلیمات کے بارہ میں بہت کچھ جاننے کا موقعہ ملا، خصوصًا اس کی انسانیت سے محبت اور رواداری کی تعلیم بہت پسند آئی۔ لیکن ایک لمحے کے لئے بھی میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ اسلامی تعلیم اس سے کسی طور کم ہوسکتی ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اسلام اس سے بڑھ کر محبت، رواداری اور امن وآشتی کی تعلیم دیتا ہے اور اسلامی تعلیمات پر تشدد اور ظلم کا لگنے والا داغ ضرور نا سمجھی کا نتیجہ ہے۔

مسلمان مولویوں کی طرح عیسائی پادری بھی عام عیسائیوں کو دینی امور کے بارہ میں لوگوں کے ساتھ بحث کرنے سے روکتے ہیں۔ چنانچہ جب میں نے عیسائیت کی مختلف تعلیمات کے بارہ میں اپنے اس عیسائی دوست سے بحث کرنے کی کوشش کی تو اس نے عذر کیا اور یوں عیسائیت کی تعلیمات سے آگاہی سے متعلق میری پیاس نہ بجھ سکی۔

عیسائی دوست سے مایوس ہوکر میں نے خود ہی بائبل کا مطالعہ شروع کردیا۔ میرا مقصد اختلافی امور کی تلاش نہ تھا بلکہ ادیان عالم میں باہم مشترک امور کو ڈھونڈنا میرا مقصد تھا۔ میں اس سے قبل بدھ ازم کے بارہ میں بھی پڑھ چکا تھا۔ اس کے بعد اب بائبل کا مطالعہ کیا تو مجھے ان دونوں مذاہب کی تعلیمات میں بہت زیادہ مشابہت نظر آئی۔ اس بات نے میرے دل میں بڑے بڑے مذاہب کی تعلیمات پڑھنے کا شوق پیدا کردیا اور میری اس تحقیق کا نتیجہ یہ تھا کہ تمام ادیان ہی محبت، رواداری، صلح جوئی اور فتنہ وفساد سے گریز کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور تمام مذاہب دوسروں کو نقصان پہنچانے سے روکتے ہیں، بلکہ انسانی جان تو کیا شجر ونباتات کو بھی نقصان پہنچانا اِن ادیان کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ چونکہ میرا کامل ایمان تھا کہ اسلام ان تمام اچھی تعلیمات کا مجموعہ ہے اور سب ادیان سے بہتر تعلیم پیش کرتا ہے اس بنا پر میری سوچ یہ کہتی تھی کہ ایک مسلمان کو ان تمام اچھی باتوں اور نیکیوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس کے بعد جہاں میں نے کوشش کی کہ خلق اللہ کے ساتھ میرا تعلق محبت، ملاطفت، رواداری اور رفق وہمدردی پر مبنی ہو وہاں میری نمازیں بھی تضرع ودعا اور رقت وتوجہ کے زیورات سے آراستہ ہونے لگ گئیں۔

جماعت سے تعارف

ایف اے کے امتحانات کے بعد ایک روز جب میں اپنے گھر میں داخل ہوا تو اپنے والد صاحب کو پروگرام 'الحوار المباشر' کا مشاہدہ کرتے ہوئے پایا۔ میں چند لمحات کے لئے یہ پروگرام دیکھ کر یہی سمجھا کہ ایم ٹی اے العربیہ کوئی عیسائی چینل ہے اور الحوار المباشر میں عیسائیت کی تبلیغ ہورہی ہے۔ لیکن میرے ذہن میں دفعۃً یہ سوال پیدا ہوا کہ شرکائے 'الحوار المباشر' کے لباس تو اسلامی ہیں اور شکل وہیئت سے بھی یہ مسلمان نظر آتے ہیں۔ جب میں نے اپنے والد صاحب سے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ مسلمان ہیں اور اسلام کا دفاع کررہے ہیں۔ یہ سن کر میں بغور اس پروگرام کا مشاہدہ کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد پروگرام کے دوران وقفہ ہوا تو ایک شخص کی تصویر پیش کی گئی جس کے نیچے لکھا تھا ''المسیح الموعود والامام المہدی''۔ یہ بات میرے تعجب میں مزید اضافہ کا موجب ٹھہری اور میں سوچنے لگا کہ ایک شخص بیک وقت مسیح اور مہدی کیسے ہوسکتا ہے؟ میرا تجسس بڑھا اور میں مزید توجہ سے پروگرام دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے علم ہوا کہ پروگرام کا موضوع وفات مسیح علیہ السلام ہے اور عیسائیوں کے ساتھ اس مضمون پر مدلل بحث ہورہی ہے۔ مجھے ایک طرف تو جماعت کے ان خیالات کے بارہ میں بہت زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی لیکن دوسری جانب کسی قدر خوف بھی لاحق ہونے لگا۔ تاہم یہ صورتحال وقتی ثابت ہوئی اور ایک دو روز میں ہی مجھے یہ سب کچھ بھول گیا۔

پائلٹ بننے کا خواب

میرا ایف اے کا رزلٹ بہت اچھا رہا۔ ایک طرف تو میں نے مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ کی درخواست دی تو دوسری طرف فوجی ادارے کیڈٹ اکیڈمی میں بھی داخلہ کی درخواست دے دی۔ فوجی ادارے کی طرف سے جواب نہ ملا تو میں نے اپنے علاقے کی یونیورسٹی میں سیاسیات کے شعبہ میں داخلہ لے کر پڑھائی شروع کردی۔ ایک روز مجھے کیڈٹ اکیڈمی کے شعبہ ہوابازی کی طرف سے فون آگیا۔ میں نے یونیورسٹی کو خیر باد کہا اور عسکری ہوابازی کے شعبہ سے منسلک ہوگیا۔ جہاں میری تربیت بطور عسکری پائلٹ کے ہونے لگی۔ میں تو بچپن ہی سے پائلٹ بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ ان کی تعبیر آج میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ میں نے مختصر تربیت کے بعد جہاز اڑانا شروع کیا۔ جہاز اڑانے کے دوران ایک عجیب روحانیت کا احساس ہوتا تھا۔ ہلکی سی غلطی موت کے منہ میں دھکیل سکتی تھی لیکن ملک کے دفاع کی خاطر آنے والی موت تو شہادت ہے۔ اور میری یہی خواہش تھی کہ جب موت برحق ہے اور اس نے بہرحال آنا ہی ہے تو کاش کہ ایسی جرأتمندانہ موت نصیب ہو جو ملک وقوم کے لئے فخر کا موجب ٹھہرے۔ میرے شوق کی وجہ سے میں نے اس ٹریننگ میں اپنے تمام ساتھیوں پر سبقت حاصل کرلی اور ہر امتحان میں میرے نمبر ان سب سے زیادہ ہوتے تھے۔

میری روزمرہ کی ٹریننگ جاری تھی، دوسری طرف میری والدہ صاحبہ کی یہ حالت تھی کہ دن کے وقت اگر کسی جہاز کی آواز سنتی تو باہر نکل کر دیر تک اسے اس خیال سے دیکھتی رہتی کہ شاید اس کو میں اڑا رہا ہوں۔ اس صورتحال کی وجہ سے میں کسی قدر دباؤ میں آگیا اور مجھ سے کچھ ایسی غلطیاں ہوگئیں جن کی بنا پر میں امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی بجائے فیل ہوگیا۔ میرے کسی ساتھی کو اس کا یقین نہیں آرہا تھا۔ یہ ناکامی میرے لئے اتنے شدید دھچکے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی کہ میرا کھانا پینا بھی چھوٹ گیا اور اکثر نیند میں بھی ہوابازی کی باتیں کرنے لگا۔ میرے والدین نے سمجھا کہ شاید میری دماغی حالت ٹھیک نہیں رہی اور وہ رورو کر میرے لئے دعائیں کرنے لگے۔

زندہ خدا کی تلاش

کچھ ہفتوں کے بعد میری حالت سنبھلی تو میں نے یونیورسٹی میں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے رجوع کیا، وہاں پر بھی پڑھائی نہ کرنے کی وجہ سے ناکامی میرا منہ دیکھ رہی تھی۔ یہ میرے لئے ایک اور دھچکا تھا۔

ان دنوں میں مجھے شدید ابتلاؤں کا سامنا رہا۔ ہر وقت حُزن وملال کے سائے میرے سر پر منڈلاتے رہتے تھے۔ بے خوابی اور بے چینی بڑھتی رہی۔ ہر وقت کچھ ہونے کا دھڑکا لگا رہتا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کچھ عرصہ کے لئے نائل ساٹ سے بند ہوگئی تھیں۔ اس لئے مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے کے دوران ایم ٹی اے کا موضوع بھی زیر بحث نہ آیا۔ لیکن میری نفسیاتی حالت نے مجھے دین کے معاملہ میں حقیقی اور سیدھی راہ کی تلاش کی طرف راغب کردیا۔ مسلمانوں کے فرقوں اور ان کی دینی حالت کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب راہ راست پر ہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ احساس ضرور تھا کہ میری حالت کا اصل علاج خدا تعالیٰ کی طرف رجوع میں ہے کیونکہ حقیقی سکون اور اطمینان اسی کے حضور جھکنے سے مل سکتا ہے۔ یوں دوسرے لفظوں میں مجھے زندہ خدا کی تلاش تھی۔ میں نے ادھر ادھر بھٹکنے کی بجائے اس خدا سے اس کی طرف آنے کی راہوں کی ہدایت کے لئے دعا کی۔ اس دعا کے بعد میں ساری رات مختلف موضوعات کے بارہ میں سوچتا رہا۔ اس دوران اچانک میرا دھیان 'الحوار المباشر' میں زیر بحث آنے والے مضمون یعنی وفات مسیح کی طرف مبذول ہوگیا اور پھر اس کے بارہ میں قاطع دلائل نہایت صفائی کے ساتھ ذہن میں آتے چلے گئے۔ اس مضمون نے مجھے جماعت احمدیہ کے دلائل کی قوت و عظمت کا قائل کردیا۔ میں اپنی دینی اصلاح اور وصول الی اللہ کے لئے سیدھی راہ اور کسی مزکّی کو ڈھونڈ رہا تھا۔ وفات مسیح کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے دلائل کی قوت و وضاحت کے عیاں ہونے کے ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ تو نبوت کا دعویٰ ہے۔ اور اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اس وقت آپ کے ساتھ چمٹ کر ہی وصلِ خدا کا مرحلہ طے ہوسکتا ہے۔ یہ سوچ کر میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کرنی شروع کردی۔

رمضان کے مہینے کی آمد آمد تھی میں نے سوچا کہ پہلے مجھے ایم ٹی اے کے پروگرامز دیکھنے چاہئیں، لیکن باوجود کوشش کے مجھے یہ چینل نہ مل سکا۔ میں نے انٹرنیٹ پر تلاش کی تو مجھے اس کی نئی فریکوینسی مل گئی اور میرے گھر میں ایم ٹی اے دوبارہ آنے لگا۔ میں والہانہ شوق اور بڑے انہماک سے اس چینل کے تمام پروگرام دیکھنے لگا۔ عجیب بات یہ ہے کہ تمام بڑے بڑے ادیان اور اسلامی فرقوں کے حالات دیکھنے اور ان کے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد جب احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے لگا تو اس کی صداقت کی ہر دلیل ہی سچی اور حقیقت پر مبنی دکھائی دی۔ ہر مشکل مسئلہ نہایت آسانی سے اطمینان بخش طریق پر حل ہوتا گیا۔ خلاصہ یہ کہ رمضان المبارک کے مہینے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت نہایت پرشوکت دلائل کے ساتھ میرے لئے ثابت ہوگئی۔

(مکرم قاسم المصری صاحب کی تحقیق، بیعت کا حال اور دیگر واقعات اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)

صداقتِ احمدیّت

(تقریر حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ 19 فروری 1920ء بمقام لاہور)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا اپنے خطبات و خطابات میں اور مختلف مجالس میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ افراد جماعت کو علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں۔ 16 اگست 2013ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے خصوصیت سے جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کو بھی باقاعدہ پروگرام بنا کر اس طرف توجہ دینے کی تاکید فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اپنے عقیدہ کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جس میں آپؓ نے نہایت سادہ، عام فہم، آسان اور دلنشیں انداز میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور صداقت احمدیت کے دلائل کو بیان فرمایا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ قارئین نہ صرف خود ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کریں گے بلکہ ان دلائل کو اپنے گھروں میں اور ماحول میں بھی بیان کر کے صداقت احمدیت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مدیر)

احترام انبیاء علیہم السّلام

دنیا میں بہت سے انبیاء گزرے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور بزرگ تھے اور اس کی طرف سے بھیجے ہوئے تھے، ہمارے سردار ہیں۔ ہم ان کا ادب اور احترام کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ توفیق دے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ان کو بھی درودوں میں شامل کر لیتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے مالک اور خالق کے پیارے ہیں تو ہمارے بھی پیارے ہیں۔ ان کو ہمارے مالک اور خالق خدا نے عزت دی ہے اور جن کو اس نے عزت دی ہے ان کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ **پس ہم تمام انبیاء علیہم السلام کا احترام کرتے ہیں۔ خواہ ان کا نام ہمیں قرآن کریم کے ذریعہ معلوم ہوا یا قرآن نے ان کا نام نہیں لیا۔** قرآن کے اس مقرر کردہ اصول کے ماتحت کہ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) کوئی اُمّت ایسی نہیں گزری جس میں نذیر نہ آیا ہو۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں اور جہاں جہاں کوئی نبی آیا ہے اس کا احترام کرتے ہیں۔

فضیلتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بر جملہ انبیاء علیہم السلام

لیکن باوجود اس اقرار کے ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان سب نبیوں اور سب انسانوں کے جو آج تک پیدا ہوئے یا آئندہ پیدا ہوں کے سردار اور ان سے افضل اور اعلیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے اس وقت سے لے کر کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے اور کسی ذاکر نے خدا تعالیٰ کا اتنا ذکر اپنی زبان پر جاری نہیں کیا کہ اس مقام پر قدم رکھ سکے جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم تھا۔ خواہ کوئی نبی ہو یا غیر نبی، رسول ہو یا غیر رسول، کوئی ہو کسی ملک کا رہنے والا ہو، کسی تمدن کی اتباع کرنے والا ہو، کوئی زبان بولنے والا ہو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہرگز نہیں کھڑا ہو سکتا۔

یہ صرف دعویٰ نہیں بلکہ ایک صداقت اور حقیقت ہے جس کے دلائل موجود ہیں۔ خالی دعویٰ تو ہر شخص پیش کر سکتا ہے۔ ایک ہندو بھی کہہ سکتا ہے کہ تمہارا کیا حق ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے افضل ہے۔ ہمارے اوتار سب سے اعلیٰ ہیں۔ ہم احمدیت کے رُو سے یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوؤں میں بھی اوتار گزرے ہیں مگر یہ نہیں مان سکتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اوتار افضل گزرا ہے۔ مگر ایک ہندو کا حق ہے کہ وہ دعویٰ کرے کہ ہمارا فلاں اوتار سب انسانوں سے افضل ہے۔ اسی طرح ایک عیسائی بھی کہتا ہے کہ یسوع مسیح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل ہے۔ یہودی بھی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ سب سے افضل ہیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنے بزرگوں کو سب سے افضل بتاتے ہیں۔ لیکن ان کے اور ہمارے دعویٰ میں بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ کہ ہمارے دعویٰ کے ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ مگر ان کے پاس اپنے دعویٰ کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا نبی یا ہمارا اوتار یا ہمارا خداوند مسیح سب سے افضل ہے مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکتے اور ہم جو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں تو اس کا ثبوت بھی پیش کرتے ہیں جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ ہاں اگر ہمارے پاس بھی دوسرے مذاہب کے لوگوں کی طرح ثبوت اور دلائل نہ ہوتے تو ہمارا بھی حق نہ تھا کہ یہ دعویٰ کرتے مگر خدا کے فضل سے ہمارے پاس ثبوت اور دلائل موجود ہیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ محض ضد اور تعصب سے ایسا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو اپنی چیز کو اچھا کہے اور دوسروں کے پاس خواہ اس سے اچھی چیز موجود ہو اسے بُرا قرار دے۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا ایک دن جبکہ اس کا دربار لگا ہوا تھا اس نے اپنے ایک غلام کو ٹوپی دی اور کہا جو لڑکا سب سے خوبصورت ہو اس کے سر پر رکھ دو۔ وہ ٹوپی لے کر گیا اور اپنے میلے کچیلے لڑکے کے سر پر رکھ آیا جس کے ہونٹ بہت موٹے تھے ناک بہہ رہی تھی اور آنکھیں چندھائی ہوئی تھیں۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا یہ تم نے کیا کیا۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت مجھے یہی لڑکا سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے اس لئے اسی کے سر پر ٹوپی رکھ آیا ہوں۔ تو یہ عام قاعدہ ہے کہ اپنی ہی چیز کو اعلیٰ اور سب سے افضل قرار دیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کسی نے مجنوں کو کہا تھا کہ لیلیٰ کوئی خوبصورت عورت نہیں ہے اس سے اعلیٰ درجہ کی اور کئی عورتیں ہیں تم اس پر کیوں مر رہے ہو۔ مجنوں نے کہا تمہاری نظر میں وہ خوبصورت نہ ہو گی۔ اس کو میری آنکھوں سے دیکھو تو معلوم ہو۔ تو جس سے انسان کو محبت ہوتی ہے اس کا درجہ سب سے بڑھاتا ہے اور اس کو سب سے اعلیٰ قرار دیتا ہے۔

اسی طرح دوسرے مذاہب والے اپنے بزرگوں کو جو سب سے اعلیٰ اور افضل بتاتے ہیں تو محض محبت اور تعلق کی وجہ سے بتاتے ہیں۔ مگر ان کے افضل اور اعلیٰ ہونے کا جب ان سے ثبوت طلب کیا جائے تو کچھ پیش نہیں کر سکتے۔ ثبوت صرف ہمارے پاس ہے جو ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اعلیٰ اور افضل ہونے کے متعلق پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل ہونے کے ثبوت اور دلائل تو اتنے ہیں کہ اگر ان کو ہم پیش کرنا شروع کریں تو سالہا سال کا عرصہ درکار ہے۔ قرآن کریم سارے کا سارا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے ثبوتوں سے بھرا ہوا ہے۔ زمین و آسمان آپ کی افضلیت کی شہادت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہر ایک چیز کا خالق ہے اور اس کی تمام مخلوق شہادت پیش کر رہی ہے۔ مگر چونکہ اس قدر وسیع باتوں کا سمجھنا اور اس وقت ان کا پیش کرنا آسان نہیں ہے اس لئے **میں ایک ہی دلیل کو لیتا ہوں جو بہت بڑی ہے اور جس کا سمجھنا ہر ایک انسان کے لئے نہایت آسان ہے۔**

سچائی پرکھنے کا معیار

وہ دلیل جو حضرت مسیحؑ کے قول میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت مسیح انجیل میں فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ (متی باب 7 آیت 16 برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ 1922ء) جب کسی درخت کو پھل لگتے ہیں تو ان کے ذریعہ اس کی خوبی اور برتری معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ ایک بالکل سچا واقعہ اور نیچر کا مقرر کردہ قاعدہ ہے جس کو حضرت مسیحؑ نے بیان کیا ہے۔ مثلاً آم کے درخت کو کیکر کے درخت پر کیا فضیلت ہے۔ یہی کہ آم شیریں پھل دیتا ہے لیکن کیکر نہیں دیتا۔ پھر آم کے درختوں کی ایک دوسرے پر کیونکر قیمت بڑھتی ہے۔ اسی طرح کہ کوئی درخت کم پھل دیتا ہے اور کوئی زیادہ۔ کسی کے پھل شیریں ہوتے ہیں اور کسی کے کھٹّے۔ تو پھلوں کی وجہ سے ہی ایک درخت کو دوسرے درخت پر فضیلت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ایک کی قیمت دوسرے کی قیمت سے بڑھتی ہے۔ یہی حال اَور دوسرے درختوں کا ہوتا ہے کہ جس غرض اور جس کام کے لئے وہ ہوتے ہیں اس کو جو اعلیٰ طور پر پورا کرتا ہے اس کو دوسروں پر فضیلت دی جاتی ہے اور جو اس غرض کو پورا نہیں کرتے ان کی کچھ فضیلت نہیں رہتی۔ دیکھو آم کا درخت پھل دینے چھوڑ دیتا ہے تو اس کے مقابلہ میں ایک ایسے درخت کی قیمت بڑھ جاتی ہے جو کوئی پھل نہیں دیتا کیونکہ اس کی لکڑی آم کی لکڑی کی نسبت مضبوط اور اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے تو آم انار اَور درختوں کی قیمت ان کے پھلوں کی شیرینی پر لگتی ہے۔

مقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بر دیگر انبیاء علیہم السلام

اسی اصل کے ماتحت **ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاءؑ کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فضیلت حاصل ہے یا نہیں کہ آپؐ کی تعلیم پھل اور نتائج کے لحاظ سے دوسروں سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپؐ کی تعلیم کے پھل دوسرے انبیاء کی تعلیموں سے زیادہ اور اعلیٰ درجہ کے ہوں تو پھر آپؐ کے اعلیٰ اور افضل ہونے میں بھی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔** لیکن اگر آپؐ کی تعلیم کے پھل اور ثمرات اور فوائد پہلے نبیوں کی تعلیموں سے کم ہوں تو آپ بھی ان نبیوں سے کم درجہ کے ہوں گے۔

اس اصل کے ماتحت ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دیکھتے ہیں۔ اور موٹی موٹی چند ایک مثالیں لیتے ہیں کہ **آدمی کو درختوں کی طرح میوے نہیں لگا کرتے بلکہ اس کے پھلوں سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جو تعلیم وہ دیتا ہے اس کا اثر اور نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اور اس کی تعلیم سے کیسے لوگ تیار ہوتے ہیں۔**

اس بات کا موازنہ کرنے کے لئے ہم تین نبیوں کو لیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ (ابن ماجہ۔ کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ) کہ میں آدم کے تمام بیٹوں کا سردار ہوں۔

اس دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہم حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے نبی تھے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس لئے ان کے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پیارے ہونے سے کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیا درجہ ہے۔ اس کے لئے ہم ان کے پھلوں کو دیکھتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیم کو کیسے پھل لگے اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کو کیسے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو کیسے۔

یہ سب انبیاء چونکہ دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے اس لئے **ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ کس نبی نے اپنی تعلیم کے ذریعہ ایسی جماعت تیار کی جو تقویٰ اور طہارت میں سب سے بڑھ گئی اور کوئی جماعت اس کا مقابلہ نہ کر سکی۔** جس نبی کی تیار کردہ جماعت ایسی ثابت ہو جائے گی وہ سب سے بڑھ جائے گا۔ خواہ وہ عیسیٰؑ ہو۔ خواہ موسیٰؑ۔ لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت قربانی اور ایثار تقویٰ و طہارت، نیکی اور بھلائی میں سب سے بڑھ کر ثابت ہو تو خواہ دنیا کچھ کہے اور کسی کو افضل ٹھہرائے دلائل اور ثبوت ہی پکار پکار کر کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے افضل ہیں اور کوئی نہیں جو اُن کی شان کو پہنچ سکے۔

اثرات تعلیم

اب ہم ان انبیاء علیہم السلام کی تعلیموں کے نتائج کا موٹا سا مقابلہ کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ آئے اور انہوں نے بنی اسرائیل کو تبلیغ کی۔ کسی قوم اور جماعت کی فرمانبرداری اور اطاعت کا پتہ مشکلات اور مصائب کے وقت ہی لگا کرتا ہے۔

قصہ مشہور ہے کہ ایک پوربیا مر گیا اور اس کی بیوی نے ماتم شروع کیا کہ ہائے فلاں سے اس نے اتنا روپیہ لینا تھا وہ کون لے گا۔ ایک دوسرا پوربیا بولا ”اری ہم“۔ پھر اس نے کہا فلاں جائیداد کا کون انتظام کرے گا۔ اسی نے کہا: ”اری ہم“۔ اسی طرح کہتے کہتے جب اس نے یہ کہا کہ اس نے فلاں کا اتنا روپیہ دینا تھا وہ کون دے گا؟ تو کہنے لگا میں ہی بولتا جاؤں، کوئی اَور بھی بولے گا یا نہیں۔ تو ایسے تو بہت لوگ ہوتے ہیں جو لینے اور فائدہ اٹھانے کے وقت آگے بڑھتے ہیں لیکن مشکل کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اصل قربانی اور محبت کا پتہ مشکلات کے وقت ہی لگتا ہے۔

حضرت موسیٰؑ کی جماعت کا واقعہ قرآن میں آتا ہے اور بائبل میں بھی مذکور ہے۔ اس لئے جب کہ نہ مسلمان اس کا انکار کرتے ہیں اور نہ عیسائی تو پھر اور کسی کو اس کا انکار کرنے کا کیا حق ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو ایک ایسی قوم سے مقابلہ آپڑا جو بڑی زبردست اور طاقتور تھی تو حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جلسہ کے انتظام میں لنگر کے لحاظ سے حدیقۃ المہدی میں کھانا پکانے کے لئے مستقل کچن اور نئے روٹی پلانٹ کی تنصیب۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے سلسلہ میں احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے کارکنان کو نہایت اہم نصائح۔

جس مہمان نوازی کا آج ہمیں موقع دیا جارہا ہے وہ نہ صرف مہمان ہیں بلکہ ایک دینی مقصد کے لئے سفر کرکے آنے والے مہمان ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں اور خلیفۂ وقت سے ملنے اور اس کی باتیں سننے کے شوق میں آتے ہیں۔ ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ یہ بہت ہی قابلِ احترام مہمان ہیں جن کی نیت اللہ اور رسول کی رضا ہے۔

مکرم ظہور احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 اگست 2013ء بمطابق 23 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ شروع ہونے سے بہت پہلے جلسے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ ایسا جلسہ ہے جہاں جلسے کے عارضی انتظامات کر کے چند دنوں کے لئے ایک عارضی شہر ہی بنا دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں جلسے ہوتے تھے تو وہاں بھی لنگر خانوں کا ایک مستقل انتظام تھا، کئی لنگر تھے۔ اسی طرح رہائشگاہیں بھی کافی حد تک مستقل ہو گئی تھیں۔ اس سے پہلے جب سکول اور کالج جماعت کے تھے تو وہ رہائشگاہ ہوتی تھی۔ لیکن جب حکومت نے لے لئے تو پھر دوسری رہائشگاہیں بن گئیں۔ گو بہت زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے عارضی رہائشگاہیں خیمے لگا کر بھی بنائی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ ربوہ کے مکین مہمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنے گھروں میں سمو لیتے تھے۔ وہ جس جس جگہ پر ہوتے تھے اُن کا کھانا وغیرہ لنگر خانوں سے آتا تھا۔ بہر حال ربوہ کے جلسے کے بعض مستقل انتظامات بھی تھے اور ایک لمبے تجربے سے، علاوہ مستقل انتظامی ڈھانچے کے، ربوہ کے مکین بھی انتظامات کے ماہر ہو چکے تھے۔ اللہ کرے کہ اُن کی یہ رونقیں اور یہ تربیتی ماحول اور یہ خدمت کے جذبے اُن کی زندگی کا دوبارہ حصہ بن جائیں۔

اسی طرح اب قادیان میں بھی بہت سے مستقل انتظامات ہو چکے ہیں۔ عارضی طور پر اب زیادہ جلسہ گاہ کے انتظامات ہی ہیں، جلسہ گاہ ہی ہے جو زیادہ انتظامات چاہتی ہے۔ بیشک لنگر خانوں کے لئے غیر احمدیوں میں سے زائد لیبر یا غیر مسلموں میں سے لیبر لانی پڑتی ہے۔ کھانے پکوائی کے لئے، روٹی پکوانے کے لئے پکانے والے لانے پڑتے ہیں۔ لیکن لنگروں کا مستقل وہاں بھی انتظام ہے۔

اسی طرح جرمنی میں بھی ہال وغیرہ میسر آنے کی وجہ سے بہت سے مستقل انتظامات موجود ہوتے ہیں۔ کھانا پکانے کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ روٹی وہ لوگ بازار سے لے لیتے ہیں جس کو تازہ روٹی سمجھ کر کھاتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں وہ بھی شاید ایک ہفتہ پرانی ہوتی ہے۔ بہر حال اگر نہیں ہوتی تو جرمنی والے پیغام پہنچانے میں بڑے تیز ہیں، شام تک مجھے پیغام پہنچ جائے گا کہ تازہ ہوتی ہے کہ نہیں۔

اسی طرح باقی دنیا کے جلسوں کے انتظامات کا حال ہے۔ لیکن برطانیہ کا جلسہ جو خلافت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے اَب انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے، اس کے گزشتہ سال تک تو الف سے لے کر یاء تک تمام انتظامات عارضی انتظامات تھے۔ پہلے اسلام آباد میں جو جلسے ہوتے تھے تو وہاں کھانا پکانے کے لئے ایک مستقل انتظام تھا۔ اسی طرح کچھ حد تک روٹی کی بھی ضرورت پوری ہو جاتی تھی کہ وہاں اپنی روٹی پکانے کی مشین تھی۔ لیکن حدیقۃ المہدی میں جب سے جلسے منتقل ہوئے ہیں، گزشتہ دو تین سالوں سے یہاں شروع ہوئے ہیں تو کھانا بھی یہاں عارضی لنگر میں پکتا تھا کیونکہ اسلام آباد سے کھانا لانے میں یہی تجربہ ہوا تھا کہ دقّت ہوتی ہے۔ کچھ روٹی اسلام آباد میں پک جاتی تھی اور کچھ بازار سے خریدی جاتی تھی۔ لیکن اس وجہ سے بہر حال بہت دقّت محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے یہاں کونسل کے ساتھ اس بات کی کوشش ہوتی رہی کہ ہمیں حدیقۃ المہدی میں مستقل کچن بنانے کی اجازت مل جائے کیونکہ مارکیاں لگا کر جو عارضی کچن لگانا پڑتا ہے یہ بڑا دقّت طلب بھی ہے اور بعض لحاظ سے خطرناک بھی۔ بہر حال کونسل نے اس سال مہربانی کی اور وہاں مستقل کچن کی اجازت مل گئی اور سٹوریج (storage) کے لئے جو شیڈز (sheds) بنے ہوئے تھے وہاں اُن میں ایک بڑے شیڈ (shed) کو بڑے اچھے طریقے سے اندر اور باہر سے ٹھیک کر کے لنگر کا مستقل کچن تیار ہو گیا۔ جس میں امید ہے اب حسبِ ضرورت کھانا انشاء اللہ تعالیٰ پک جائے گا۔ لیکن پھر روٹی کا مسئلہ تھا۔ جب میں نے اس طرف توجہ دلائی تو یہاں انتظامیہ کو، امیر صاحب وغیرہ کو یہی خیال تھا کہ حسبِ سابق جس طرح بازار سے روٹی خریدتے ہیں، یا کچھ اسلام آباد سے پک کے آ جاتی ہے، وہی ہو۔ اُن کو میں نے کہا کہ نئی مشین لگائیں تو اُس کے خرچ کی وجہ سے ان کے کچھ تحفظات تھے لیکن بہر حال جب میں نے کہا مرکز آپ کو قرض دے دیتا ہے تو پھر ان کو تھوڑی سی غیرت آ گئی اور انہوں نے خرچ کر لیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لبنان سے روٹی پلانٹ منگوایا گیا اور پاکستان سے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست ہیں جنہوں نے وہاں لبنان جا کر یہ مشین خریدی اور یہاں آ کر لگائی بھی۔ ابھی بھی وقت دے رہے ہیں۔ ان کو قادیان اور ربوہ میں بھی مشین لگانے کا تجربہ تھا۔ اس لئے بڑے احسن طریقے سے یہاں یہ کام ہو گیا۔

لنگر کے لحاظ سے اب حدیقۃ المہدی کے جلسے کے انتظام میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انتظام ہے کہ وہاں روٹی پکوائی کے لئے بھی اور کھانا پکانے کے لئے بھی مستقل انتظام ہو گیا۔ بہر حال ہم کونسل کے بھی شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے جنہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ لیکن ابھی بھی باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت یہ انفرادیت اس جلسے کی قائم ہے کہ بہت سے عارضی انتظامات تقریباً تیس ہزار کی آبادی کو سنبھالنے کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ خاص طور پر اگر بارش ہو جائے تو رہائش اور راستوں کا مسئلہ رہتا ہے۔ راستوں کا مسئلہ تو ایک حد تک ٹریک (Track) بچھا کر حل کر لیا جاتا ہے لیکن جو رہائش ہے، اس کے لئے خیمے لگائے جاتے ہیں، یا چھوٹی مارکیاں ہیں، کھانا کھلانے کا انتظام ہے اور بعض دوسرے مسائل

ہیں وہ ابھی بھی قائم ہیں۔ بہرحال ایک وقت آئے گا کہ جب انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور بعید نہیں کہ یہ عارضی شہر ہی جماعت احمدیہ کا ایک مستقل شہر بن جائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا شہر بسانے کے لئے عارضی انتظامات ہیں۔ اس عارضی انتظام کا بہت سا انتظام اور بہت بڑا کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے والنٹیئرز کرتے ہیں، خدام کرتے ہیں، انصار کے اچھی صحت والے لوگ کرتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو اتفاقاً میں حدیقۃ المہدی گیا تو وہاں اُس وقت بھی علاوہ اُن لوگوں کے جو روٹی پلانٹ لگنے کے بعد اُس کے تجربات میں مصروف تھے، نوجوان، بچے اور بڑے بھی اپنے کاموں کے لئے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اور جلسے کے انتظامات کو دو ہفتے، تین ہفتے پہلے ہی احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ روٹی پلانٹ لگانے کا کام بھی کسی باہر سے آنے والی کمپنی نے نہیں کیا بلکہ تمام کام ہمارے والنٹیئرز نے، ہمارے انجنیئرز نے اور ٹیکنیشنز نے اور دوسرے کارکنوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے۔

یہاں کے معیار بھی ایسے ہیں جن کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ انڈیا یا پاکستان کی طرح یہ نہیں کہ جس طرح چاہیں کام کر لیں اور چیکنگ کوئی نہیں۔ عارضی کام کر لیا، تاریں لٹکی ہوئی ہیں تو لٹکی رہ جائیں یا بعض اور اصولی باتیں ہیں۔ یہاں تو ہر قدم پر چیکنگ ہوتی ہے۔ حکومت کا ادارہ یہاں آ کر دیکھتا ہے، منظوری دیتا ہے، اُس کے بعد پھر آپ اگلا کام شروع کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے روٹی پلانٹ اور کچن کی جو بھی شرائط تھیں اُن کے معیار کے مطابق وہ پوری ہو گئیں اور اجازت بھی مل گئی۔ بہرحال کہنے کا یہ مقصد ہے کہ یہاں کے عارضی انتظامات کی وجہ سے باقی جگہوں کی نسبت محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی والنٹیئرز بڑے ذوق وشوق سے اپنے کام کرتے ہیں۔ یہ روح کہ جماعت کی خاطر وقت دینا ہے احمدی کا خاص نشان بن چکی ہے۔ ہر معاملے میں احمدی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ انجنیئرز ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ دوسرے متفرق شعبے ہیں تو اُن کے لوگ اپنے وقت دیتے ہیں۔ علاوہ جلسوں کے کاموں کے سارا سال یہ کام چل رہے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ یہاں والنٹیئر کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سالہا سال کی تربیت کی وجہ سے جلسے کے مہمانوں کی خدمت تو احمدی دنیا میں خاص طور پر ایک احمدی کا طُرّہ ٔامتیاز ہے۔ بچے، جوان، بوڑھے، مرد، عورتیں سب جلسے کے دنوں میں خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ذمہ جو بھی اُن کے مفوضہ فرائض ہیں اُن کی بجا آوری میں بڑے سرگرمی سے کوشاں ہوتے ہیں اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جلسے کے مہمان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ گویا یہ مہمان نوازی اعلیٰ خُلق بھی ہے اور دِین بھی ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا معیار کیا تھا؟ تاکہ ہمارے معیار مزید اونچے اور بہتر ہوں۔ ایک دن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، آپ آرام فرما رہے تھے، ایک مہمان آ گئے۔ آپ کو پیغام بھیجا گیا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ’’میں نے سوچا مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اس لئے مَیں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 163۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ہمیں یہی معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جس مہمان نوازی کا آج ہمیں موقع دیا جا رہا ہے وہ نہ صرف مہمان ہیں بلکہ ایک دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ جلسے کے تین دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی باتیں سنیں گے۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ اپنی روحانی اور دینی تربیت کے سامان کریں گے۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ آپس میں پیار اور بھائی چارے اور محبت کی فضا کو قائم کریں گے۔ بہت سے مہمان ایسے بھی ہیں جو بڑی تکلیف اُٹھا کر آتے ہیں۔ بعض بڑے اچھے حالات میں اپنے گھروں میں رہنے والے یہاں آتے ہیں تو یہاں دنیاوی آسائش کے لحاظ سے ان دنوں میں تقریباً تنگی میں گزارہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی آتے ہیں۔ بعض غریب مہمان ہیں وہ اپنے پر بوجھ ڈال کر دور دراز ملکوں سے صرف جلسے کی برکات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ خلیفۂ وقت سے ملنے اور اُس کی باتیں سننے کے شوق میں آتے ہیں۔ اب بیشک ایم ٹی اے نے دنیائے احمدیت کو بہت قریب کر دیا ہے لیکن پھر بھی جلسے کے ماحول کا اپنا ایک علیحدہ اور الگ اثر ہے۔

پس ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ آج کل کونسی تکلیف ہے جو یہ مہمان اُٹھا رہے ہیں۔ بعض بڑی عمر کے ہیں جو مختلف عوارض کے باوجود تکلیف اُٹھاتے ہیں اور سفر کرتے ہیں۔ بعض جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنے گھر کی آسائشوں کو چھوڑ کر دین کی خاطر سفر کرتے ہیں، مارکی میں سوتے ہیں اور سادہ کھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو صرف اور صرف جلسے کی غرض سے آتے ہیں اور اب تو سفر کے اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں لیکن خرچ کرتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے۔ پس ان مہمانوں کا یہ احترام کرنا ہم پر فرض ہے۔ یہ بہت ہی قابلِ احترام مہمان ہیں جن کی نیت اللہ اور رسول کی رضا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور موقع پر مہمانوں کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو……‘‘۔ فرمایا ’’تم پر میرا حسنِ ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 492۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور دینی غرض سے آئے ہیں، جن کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے تو ان کے لئے پھر ہمیں ایک توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسنِ ظن کا پاس کرنے اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر مہمان کے لئے خدمت کا جذبہ ہمارے دل میں ہونا چاہئے۔ اور دل میں ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہئے کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔ جہاں جہاں ہماری ڈیوٹیاں ہیں ہم نے اس حق کے ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر کارکن اور ہر ڈیوٹی دینے والے کے دل میں یہ ہونا چاہئے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسنِ ظن پر پورا اتریں۔ ہم یہ کہنے کے قابل ہوں کہ اے خدا کے مسیح! اور اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! تیری ہر نصیحت پر ہم آج بھی عمل کرنے والے ہیں۔ اور ایک احمدی سے یہی توقع کی جاتی ہے۔ ایک صدی سے زائد کے سفر نے ہمیں آپ کے حسنِ ظن سے غافل نہیں کر دیا۔ آج بھی ہمارے بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں اپنے فرائض کو نبھانے کے لئے حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتے رہیں گے۔ آپ کے اس خیال اور اس درد کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کرتے رہیں گے کہ آپ نے فرمایا کہ:

’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اُس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔‘‘

فرمایا ’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ بہت اہم نصیحت ہے۔ یہ صرف ہمارا زبانی عہد نہ ہو بلکہ عملی نمونہ ہو۔ اب دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے ہوتے ہیں وہاں بھی مہمان آتے ہیں، لیکن یہاں خاص طور پر دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف قومیں جلسے پر آتی ہیں۔ ہر قوم اور طبقے کا معیار مختلف ہے۔ برداشت کا مادہ مختلف ہے۔ ان کے بات چیت اور جذبات کے اظہار کے طریق مختلف ہیں۔ ان کی ہمارے سے توقعات مختلف ہیں۔ ان کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے ساتھ بڑی حکمت سے معاملہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پُر حکمت نصیحت ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئے۔ اگر یہ سامنے ہو گی تو سب معاملے ٹھیک ہو جائیں گے کہ:

’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

اگر ہر خدمت کرنے والا اس نصیحت کو پلّے باندھ لے تو کبھی جو چھوٹے موٹے مسائل پیدا بھی ہوتے ہیں، اِلّا مَا شاء اللہ وہ پیدا نہ ہوں۔ شکایات کبھی نہیں ہوں گی سوائے اس کے کہ کسی کا مقصد ہی شرارت کرنا ہو، تو وہاں تو بہرحال بعض دفعہ سختیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ گزشتہ سال ایک واقعہ ہوا تھا۔ عورتوں کے کھانے کی دعوت کے دوران ایک خاتون مہمان جو بڑے دور دراز علاقے سے آئی تھیں کسی وجہ سے ناراض ہو گئیں۔ اس میں غلطی کسی کارکن کی تھی یا نہیں تھی، لیکن ہمیں اس کو بہرحال تسلیم کرنا چاہئے، تبھی اصلاح ہو سکتی ہے۔ بجائے اس کے کہ مختلف قسم کی تاویلیں پیش کی جائیں۔ اس مرتبہ تبشیر کے مہمانوں میں مردوں اور عورتوں دونوں طرف اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کسی کو بھی تکلیف نہ ہو، کیونکہ یہ مختلف غیر ملکی مہمان ہوتے ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، ویسے تو جیسا کہ میں نے کہا، سب مہمان ہی مہمان ہیں۔

بہرحال اس شعبہ میں مَیں نے کچھ تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ یہ تبدیلیاں انتظامی لحاظ سے ہیں۔ انتظامیہ کو بدلا ہے اور زیادہ تر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو شامل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اب اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک انعام کیا ہے کہ بہت سارے واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو اس عمر کو پہنچ چکے ہیں اور تیار ہو چکے ہیں جو اپنے کام کو سنبھال سکیں۔ کچھ مستقل جماعت کی خدمت کر کے سنبھال رہے ہیں اور کچھ عارضی

انتظامات میں بھی آ گئے ہیں۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ معیار اس سال بہتر ہوگا۔لیکن یاد رکھیں کہ صرف شخصیات بدلنے سے، چہرے بدلنے سے بہتری نہیں آیا کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال رہے اور ہم وہ کام کریں، اُس طرح احسن رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں جس طرح خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اُس کی توفیق مانگیں۔اور یہ بھی دعا کریں کہ کوئی ایسا موقع پیدا نہ ہو جس میں غلط فہمی پیدا ہو۔

مہمان نوازی کے ضمن میں اس بات کی بھی مَیں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انگلستان کے رہنے والے احمدی اور خاص طور پر لندن میں رہنے والے احمدی یہ خیال رکھیں کہ باہر سے، یعنی بیرون از یوکے (UK) سے آنے والے مہمان اُن کے بھی مہمان ہیں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد اب کم وبیش تین ہزار ہوتی ہے۔ اگر ویزے مل جائیں تو شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔اس لئے یہاں کے احمدیوں میں سے کسی کی کسی کام پر ڈیوٹی ہے یا نہیں ہے اُن کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ باہر سے آنے والا ہر مہمان اُن کا مہمان ہے۔ کیونکہ یوکے (UK) میں رہنے والے مہمان بھی جلسے پر آئیں گے تو مہمان ہوں گے، جن کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ یہاں کے رہنے والے مہمان جب کسی باہر سے آنے والے مہمان سے رابطے میں ہوں تو سمجھیں کہ یوکے (UK) میں رہنے والا ہر احمدی میزبان ہے اور باہر سے آنے والا مہمان ہے۔ یا یہ سمجھ لیں کہ اگر بعض خاص حالات میں برطانیہ سے آئے ہوئے مہمانوں اور بیرون از برطانیہ آئے ہوئے مہمانوں کے لئے کسی ترجیح کا سوال پیدا ہو تو بیرون از برطانیہ مہمانوں کو پہلی ترجیح ملنی چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کو بہر حال اُن کے لئے قربانی دینی چاہئے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ بعض حالات میں مہمان ہوتے ہوئے بھی میزبان ہیں۔ یہ صرف ڈیوٹی والوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ اس سوچ کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو وسیع کرتے ہوئے پھر آپ اپنے آپ کو قربانیاں دینے والا بنائیں اور جب یہ کچھ ہو گا تو پھر ایک خوبصورت معاشرہ ہمیں نظر آئے گا۔

جب ہم بعض احادیث کو دیکھتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ مہمان بننے کی بجائے میزبان ہی بنے رہیں۔ مہمان نوازی بھی ایک حدیث کے مطابق مومن ہونے کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ مہمان کی عزت واحترام کرے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمته ایاه بنفسه حدیث نمبر 6135)

گویا دوسرے لفظوں میں مہمان کی عزت واحترام نہ کرنے والا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان میں کمزور ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی وجہ سے، قرآنِ کریم کے حکم کی وجہ سے، اس لئے کہ ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کو بھی بڑی نیکی فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلة و الآداب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء حدیث نمبر 6690)

پس جلسے کے یہ تین دن جو ہیں ان میں متفرق نیکیاں بجالائی جاتی ہیں۔ان کے علاوہ یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے کہ دوسروں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔اس کے مختلف مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ میزبانوں کو بھی پیدا ہوں گے اور مہمانوں کے لئے بھی پیدا ہوں گے۔ خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنوں کو مَیں کہوں گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات میں بھی، بات چیت میں بھی، تھکاوٹ کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی چڑ بھی جاتا ہے تب بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اور افسران جو ہیں اپنے ماتحتوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔کارکنوں کے لئے بعض دفعہ ایسے موقعے پہلے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ بعض جگہیں مخصوص ہیں یا بعض کھانے پینے کی چیزیں مخصوص کر دی گئیں یا جہاں دفتر بنائے گئے تو فریج رکھ دیئے گئے جو صرف افسران کے لئے مخصوص کر دیئے گئے اور عام معاون اگر وہاں سے پانی بھی پی لیتا تھا تو اُس سے ناراضگی ہو جاتی تھی، یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہونی چاہئیں۔ بہر حال ڈیوٹی کے دوران جس طرح میں نے کہا، کئی باتیں ہو جاتی ہیں، کام کرتے ہوئے اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے خوش اخلاقی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہے۔ مہمانوں سے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے ہی، اگر آپس میں بھی خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، تو مہمانوں پر بھی اس پورے ماحول پر بہت اچھا اثر ہوگا اور ماحول مزید خوشگوار ہوگا۔ جو غیر مہمان آئے ہوتے ہیں اُن پر بھی بڑا اچھا نیک اثر ہوگا اور پھر اسی طرح خود بھی اپنی نیکیوں میں اضافہ کر رہے ہوں گے۔ خوش خلقی کا مظاہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوں گے۔

پھر یہ بات بھی ہر ڈیوٹی دینے والے کو، ہر کارکن کو یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان نوازی کوئی احسان نہیں ہے بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ مہمان کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ حقوق کی ادائیگی کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ ایک جگہ فرمایا وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا (بنی اسرائیل:27) اور قرابت دار کو بھی اُس کا حق دو اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی، اور فضول خرچی اور اسراف نہ کرو۔

یہاں تین قسم کے لوگوں کے حقوق کی بات ہو رہی ہے، لیکن آج کے مضمون کے حوالے سے مسافر کے حق کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ مسافروں کی بھی کئی قسمیں ہیں لیکن جو خدا تعالیٰ کی خاطر اور خدا تعالیٰ کے کہنے سے سفر کرتے ہیں، وہ سب سے زیادہ خوش قسمت مسافر ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہو اُس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کے تحفے بھیجتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء ...... باب فضل مجالس الذکر حدیث نمبر 6839)

ہمارے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی مجالس ہیں۔ اور ان مجلسوں میں شامل ہونے کے لئے سفر کر کے آنے والوں کا مقام بھی بہت بلند ہے جو اس نیت سے آتے ہیں کیونکہ فرشتے اُن کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسے مسافروں کی خدمت اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والے ہوں جن کا حق خدا تعالیٰ نے قائم فرما دیا۔ یقیناً اُس کی ادائیگی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لے اُس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے؟

پس اگر غور کریں تو یہ جلسے کا بھی عجیب نظام ہے کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ خدمت کے جذبے کی روح کو ہر خدمت کرنے والے کو سمجھنے کی ضرورت ہے، سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اس جذبے سے خدمت کرتے بھی ہیں لیکن اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوٹی دینے والے صرف اس لئے ڈیوٹی نہ دیں کہ جماعت کی طرف سے مطالبہ آیا ہے کہ چلو کام کرنے والوں کا ہاتھ بٹا دو۔ صدر خدام الاحمدیہ نے کہہ دیا ہے کہ وقارِ عمل کرنا ہے اس لئے آ جاؤ، لجنہ کی صدر نے کہہ دیا ہے کہ بطورِ احسان کام کرنے کے لئے گروپ میں شامل ہو جاؤ۔ نہیں، بلکہ مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر مہمان نوازی کی اور اُس کے حق ادا کئے، اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

اس روایت کو ہم جتنی دفعہ بھی سنیں اور پڑھیں ایک نیا مزہ دیتی ہے یا سبق ملتے ہیں۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا کہ حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا۔ یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اُس نے پسند فرمایا۔ اسی موقع پر ہی یہ آیت نازل ہوئی۔ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:10) یہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللّٰہ و یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ حدیث نمبر 3798)

یہ دیکھیں کتنی بڑی قربانی ہے۔ بچوں کو بھوکا سلا کر مہمان کو کھانا کھلا دیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاید ہی کسی کی ایسی حالت ہو اور خاص طور پر جماعتی مہمانوں کے لئے تو ایسی صورتحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل نہیں ہے۔ وہ مہمان جو تھے جن کی خاطر اس خاندان نے قربانی دی وہ بھی جماعتی مہمان ہی تھے۔ دینی غرض سے آنے والے مہمان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے مہمان تھے۔ آپؐ کے ہی مہمان تھے۔ ایسی مثالیں قائم کر کے ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت کا سبق دیا گیا ہے۔ وہ مہمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ اُس کا ایک بہت بڑا مقام تھا اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے جو مہمان ہیں اُن کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑی اہمیت دی ہے۔

پس ہر کام کرنے والے کو اس اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دیکھیں بظاہر یہ ظلم لگتا ہے کہ بچوں کو زبردستی بھوکا رکھا گیا۔ لیکن قربانی اور خدمت کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا گیا جس میں پورا خاندان شامل ہو گیا۔ کچھ خوشی سے اور کچھ مجبوری سے۔ یقیناً ان بچوں کو بھی خدا تعالیٰ نے بہت نوازا ہو گا۔ جیسا کہ اس آیت کے مضمون سے واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ''مُفْلِحُوْن'' میں شامل فرمایا ہے۔ اور فلاح پانے والے کون لوگ ہیں؟ اگر ہم اس کے معنی دیکھیں تو اس کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ مُفْلِح وہ ہیں جو پھولنے پھلنے والے ہیں، جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں، وہ جو انہی نیک اور اعلیٰ خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے خوشی حاصل کرنے والے اور ہر اچھائی کو پانے والے ہیں، مستقل طور پر ان اچھائیوں اور کامیابیوں کی حالت میں رہنے والے ہیں۔ زندگی کے آرام و سکون کو پانے والے ہیں، حفاظت میں آنے والے ہیں۔ پس ایک وقت کے کھانے کی قربانی اور مہمان نوازی نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا وارث بنا کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اور جس کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ یہ سب کچھ مل جائے اُسے اَور کیا چاہئے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہ مقام ہے جو مہمان نوازی کرنے والوں کو ملتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو ہمیں اپنے مہمانوں کی خدمت کر کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ معیار ہے جو ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا قرب دلا کر ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کا موجب بنے گا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرما کر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مُفْلِحِیْنَ میں شامل ہونے کے راستے کھول رہا ہے۔ اللہ کرے کہ تمام خدمتگار، تمام کارکنان اس فیض کو حاصل کرنے والے بنیں اور جلسے کے جو انتظامات ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن میں بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک شہید بھائی مکرم ظہور احمد صاحب کیانی کا ہے جن کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں 21؍ اگست کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کا واقعہ یوں ہوا کہ ظہور صاحب 21؍ اگست کو اپنے کسی دوست کے ساتھ سوا گیارہ بجے گاڑی چیک کرنے کے لئے گئے۔ جس کو آپ نے صحیح کروانے کے لئے دی تھی وہ گاڑی لے کر آیا۔ گاڑی کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ جب آپ باہر آئے تو اسی اثناء میں آپ کے پڑوسی نور الحق صاحب جو غیر از جماعت ہیں وہ بھی باہر آ گئے اور یہ تینوں گاڑی دیکھنے چلے گئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا گاڑی گھر سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی۔ یہ تینوں جب کار چیک کر کے واپس آ رہے تھے تو ایک موٹر سائیکل پر دو حملہ آور آئے جن میں سے ایک نے موٹر سائیکل سے اتر کر ظہور صاحب پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے ظہور صاحب کے پڑوسی انوار الحق صاحب نے حملہ آور کے ہاتھ پر جھپٹا مارا جس سے حملہ آور کے دوسرے ساتھی نے نور الحق صاحب پر بھی فائرنگ شروع کر دی اور فرار ہو گئے۔ ظہور صاحب کی بیٹی نے جب فائرنگ کی آواز سنی تو اُس نے اوپر کھڑکی سے دیکھا کہ دو موٹر سائیکل اس طرح فائر کر کے دوڑے جا رہے ہیں۔ وہ چائے پی رہی تھی۔ کھڑکی پر کھڑی تھی۔ اُس نے چائے کا کپ حملہ آوروں پر پھینکا تو اُس پر بھی انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ گھر کی کھڑکی پر بھی فائر آ کے لگے۔ لیکن بہرحال بچی بچ گئی۔ ظہور صاحب تو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شہادت کے وقت مرحوم کی عمر 47 سال تھی اور ان کے جو غیر از جماعت پڑوسی نور الحق صاحب تھے، وہ بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے بھی رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ظہور صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے چچا یوسف کیانی صاحب اور مکرم محمد سعید کیانی صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ آپ دونوں کو 1936ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی۔ دونوں ہی صاحبِ علم تھے اور باقاعدہ مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کی توفیق پائی۔ پھر اُس کے بعد مرحوم شہید کے والد اور دیگر تین چچا بھی احمدیت میں شامل ہو گئے۔ ان کا خاندان پریم کوٹ مظفر آباد کشمیر سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ 1966ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 1976ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ وہیں انہوں نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں ملازمت اختیار کر لی۔ شہادت کے وقت آپ محکمہ کسٹم کے اینٹی سمگلنگ یونٹ میں بطور کلرک خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ظہور صاحب اپنی مجلس سے انتہائی تعاون کرنے والے تھے۔ انتہائی ملنسار، مالی قربانی میں صفِ اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ اسی طرح مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ کبھی گھر آئے ہوئے مہمان کو مہمان نوازی کے بغیر واپس نہیں جانے دیتے تھے۔ ہر جماعتی عہدیدار کی عزت کرتے اور کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیتے۔ شہید مرحوم موصی بھی تھے۔ اسی طرح تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ ان کو 2009ء میں ایک شخص کی بیعت کروانے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کی شہادت کے بعد ہسپتال میں اور بعد میں جنازے کے موقع پر آپ کے دفتر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر ایک نے شہید مرحوم کے اعلیٰ اخلاق و عادات کی تعریف کی۔ اُن کا ایک ساتھی جو اُن کی شہادت کے بعد اُن کے جسدِ خاکی کے ساتھ رہا اُس نے رو رو کر ذکر کیا کہ شہید مرحوم انتہائی پُرشفقت اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔ کام کے حوالے سے کئی مواقع پر جب ہمیں غصہ آ جاتا تو وہ ہمیں صبر کی تلقین کرتے تھے۔ اُن کے افسران نے بتایا کہ ظہور احمد کیانی ہمارا ایک بہادر اور جانباز سپاہی تھا جو بہت تھوڑے عرصے میں ہی ہر ایک کو اپنا گرویدہ کر لیتا تھا۔ آج ہم ایک اچھے ساتھی سے محروم ہوئے ہیں۔

آپ کے سسر بشیر کیانی صاحب نے بتایا کہ شہید مرحوم خاندان میں ہر ایک کی مدد کیا کرتے تھے۔ مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو وسعت دی تھی۔ لہٰذا پورے خاندان میں جب بھی کوئی ضرورت ہوتی آپ اُس کی مدد کرتے۔ خاندان کے علاوہ بھی ضرورتمند آپ کے دروازے سے خالی نہیں جاتا تھا۔ بچوں کے ساتھ بھی آپ کا تعلق انتہائی شفقت کا تھا۔ بچوں کی ضروریات کا مکمل خیال رکھتے۔ ان کی تعلیم کی فکر رہتی۔ اُن کی گہری نگرانی کرتے۔ آپ کی اہلیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو جو اتنا اچھا دل دیا تھا تو شاید اس شہادت کے لئے ہی یہ اچھا دل دیا تھا۔ بچوں کو کبھی نہیں ڈانٹتے تھے۔ کہتی ہیں کہ شہادت سے پہلے مجھے کہا کہ میری جوتی صاف کر دو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ پھر مسکرا کر نیچے اترے۔ حملے کے بعد کہتی ہیں کہ بچوں کے ساتھ جب گھر سے باہر آئی اور اُنہیں دیکھا تو انہوں نے مجھے اور بچوں کو اُس زخمی حالت میں مسکرا کر دیکھا جیسے الوداع کہہ رہے ہوں اور پھر اپنی جان اپنے خالقِ حقیقی کے سپرد کر دی۔

بچوں کو کبھی کچھ نہیں کہتے تھے لیکن یہاں سے ایم ٹی اے پر جو میرا خطبہ جاتا تھا، بچوں کو ہمیشہ کہتے تھے یہ سننا ہے۔ اس پر بہرحال ناراضگی کا بھی اظہار کرتے تھے کہ خطبہ کیوں نہیں سنا۔ ان کی بڑی پابندی تھی۔ بیٹیوں کے ساتھ خاص شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ طاہرہ ظہور کیانی صاحبہ ہیں۔ اس کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ عمران کیانی بیس سال کی عمر ہے۔ کامران کیانی چودہ سال۔ سرفراز تین سال۔ اسی طرح بیٹیاں ہیں نور الصباح سولہ سال، نور العین چودہ سال، عطیۃ المجیب سات سال، فائقہ ظہور پانچ سال۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کی اہلیہ کو حفاظت میں رکھے۔ ان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Shaheen

Cheap airtickets worldwide!

Authorised Travel Agency

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اِعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لئے FERRY کی بکنگ کروائیں مذید معلومات کے لیئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

Arshad Ahmad Shahbaz

-Chief Executive-

Fon: 06151 - 36 88 525

Fax: 06151 - 36 88 526

info@shaheenreisen.de/www.shaheenreisen.de/Adresse: Martinstr. 87, 64285 Darmstadt
-Bankverbindung-Shaheen Reisen -Konto 584 625 606 -BLZ 500 100 60 - Postbank Frankfurt-Germany-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

❁...... تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز۔

❁...... ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ ❁...... لباس کے معاملہ میں بھی محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے۔

❁...... یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب مَیں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں۔ (جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

29 جون بروز ہفتہ 2013ء (حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضو انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ سیشن کا آغاز صبح دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اردو اور جرمن زبان میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نیشنل صدر لجنہ و ناظم اعلیٰ لجنہ جلسہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اور خواتین نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اِس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درّ عجم لون صاحبہ نے کی اور سمیرا نیّر رانا صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نائمہ عزیز بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎
''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا'' میں سے منتخب اشعار پیش کئے۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام، ڈگری و حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں۔

نام طالبہ	ڈگری	نمبر
عائشہ نصرت احمد صاحبہ	ماسٹرز سوشل سائنس اینڈ پولیٹکس	88%
نوید الظفر خان صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	95%
صائمہ لطیف صاحبہ	بیچلر آف سائنس جنرل نرسنگ	88%
منزّہ قمر احمد صاحبہ	ماسٹرز اِن بائیالوجی	99%
شمائلہ احسان اللہ صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن انڈسٹریل میتھ میٹکس	85%
مبشرہ بندیشہ صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن ایجوکیشن	90%
امۃ القیوم انور صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن آرکیٹیکٹس	87%
مدیحہ فاطمہ صاحبہ	ڈاکٹر آف میڈیسن	
ڈاکٹر حزبۃ الصبور خان صاحبہ	ماسٹرز اِن ہیلتھ سائنس	99%
صغورہ جمیل کھوسہ صاحبہ	پری میڈیکل	
Johaina حامد صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن انوائرمینٹل سائنس	GPA3, 81%
عمرانہ صباحت احمد	بیچلر آف سائنس اِن بائیوٹیکنالوجی	88%
ڈاکٹر سعدیہ راجہ صاحبہ	پی۔ایچ۔ڈی اِن آرگناک کیمسٹری	
حمیرہ نزہت ملک صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن ایجوکیشن	87%
سدرہ خان صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن سوشل سائنسز	92%
نعیمہ انیس صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن سائنٹفک پروگرامنگ	88%
امۃ الرفیق اٹھوال صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	90%
صالحہ کوکب اختر صاحبہ	ماسٹر اِن ہسٹری جیوئش سٹڈی	90%
ناصرہ احمد سندھو صاحبہ	ماسٹر اِن کمپیوٹر سائنسز	89%
نادیہ خلیل صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن میڈیا	87%
یاسمین محمود صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن ریلیجس سائنس	94%
سعدیہ ہیوبش صاحبہ	ماسٹرز اِن ہیومنٹیز (humanities)	91%
کاشفہ احمد صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	94%
Anna طارق صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن کمپیریٹو ریلیجیس سائنس	87%
سائرہ Sosan بھٹی صاحبہ	بی ایس آنرز سائیکالوجی	GPA3, 78%
طوبیٰ قیصر صاحبہ	اے لیول	96%
نائیلہ احمد صاحبہ	اے لیول	99%
طاہرہ منصور احمد صاحبہ	اے لیول	93%
عطیۃ الحیٔ مشہود صاحبہ	اے لیول	
عروسہ سہیل صاحبہ	اے لیول	96%
ملیحہ احمد صاحبہ	اے لیول	93%
فاطمہ سویرا احمد صاحبہ	اے لیول	96%
شازیہ آصف صاحبہ	او لیول	
شازیہ رشید چوہدری صاحبہ	او لیول	
سحرش مبارک صاحبہ	ماسٹر آف سائنس اِن بائیالوجی	85%

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر 25 منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر 21، 22 کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفّار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیا داروں کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی اس کے آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صرف دنیا کے حصول کے لئے ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلا سکتی ہیں اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے ان باتوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیا داری کی چمک دمک اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے۔ بلکہ مسلمان کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سورہ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اس کے آخر میں مسلمانوں کو یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیاداری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو، اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو۔ حالانکہ اس کھیل کود اور دنیاداری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیا داری کے پیچھے چل پڑے ہو۔ تمہاری عقلیں ہی ماری گئی ہیں۔ پس یقیناً دنیاداروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دور ہٹتے ہیں اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکا چوند انہیں سب سے بڑی attraction یا دلچسپی اور فائدے کی چیز نظر آتی ہے۔ پس ایسے لوگ مومن کبھی نہیں ہو سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً ان باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو و لعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور لعب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔ ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل بامقصد زندگی

سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے اس پر مستقل چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خداتعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے۔ آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو ولعب کا نتیجہ ہے اور سب واپسی کے راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جؤا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ ہر سروس اسٹیشن پر، مارکیٹوں میں جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور تو اور بعض کھیلیں، کھیل کھیل میں بچوں کو جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، دنیاداری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ جو ہمارا ختم ہو رہا ہے ہم اس کو سنبھالنے کی فکر کریں۔ پھر fun کے نام پر ہلڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہو گئی ہے اور یہ فکر ان کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہُو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو ولعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ جس سے انسان کو فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن بجائے فائدہ اُٹھانے کے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس آیت میں لہو ولعب کے بعد جس چیز کا ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔ اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے۔ میک اپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے، غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض اپنے آپ کو زیوروں سے لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے جیسا کہ میں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جائے تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی بھی چاہئے۔ ماڈرن سوسائٹی اور روشن خیالی کے نام پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیادار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے، کہیں خاندان پر فخر ہے، کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ میں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونے پر کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیا کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انسانیت کے رشتوں کو نبھانے کے لئے جب اپنی زینت کے لئے ایک مومن کو حکم ہے کہ اعلیٰ لباس بناؤ تو غریب کا تن ڈھانپنے کی زینت کے بھی سامان کرو کہ غریب کی زینت تو سادہ لباس سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی عزت اور عفت کی حفاظت اس لباس سے ہو رہی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے سوائے اس کے جو زینت خودبخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خودبخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تسلسل میں پردہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مردوں کا بھی ہاتھ ہے جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متاثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ بعض یہاں جرمنی میں بھی ہیں اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے کی دعا کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ اس مال سے جماعت کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، مساجد بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کے لئے خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ لیکن بعض مالی لحاظ سے بہت کشائش رکھنے کے باوجود چندے کے معاملے میں کنجوس ہوتے ہیں۔ ان کی مال حاصل کرنے کی دوڑ خداتعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ دنیا کے لئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اولاد ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کے لئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور خود بھی دعائیں کرتے ہیں۔ علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کے لئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ہمیشہ نیک صالح اولاد کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا کے ظاہری سامان، یہ دنیا کی زینتیں، یہ دنیا کی عزتیں، یہ اموال جو تم دنیا میں حاصل کرتے ہو تمہاری اولاد جو تمہارے نفوس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں یہ سب دو پہلو رکھتی ہیں۔ اگر دنیاوی مقصد ہو اور خداتعالیٰ بھول جائے تو اس فصل کی طرح ہے جو تھوڑے عرصے کے لئے دل کو خوش کرتی ہے اور انجام کار چورا چورا ہو کر ہوا میں اڑ جاتی ہے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر ان سب دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنائیں تو پھر یہ دنیاوی دوڑ نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی حصول کی دوڑ بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی وسعتوں تک پھیلے ہوئے فضلوں سے نوازتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے بھی نصائح فرمائیں اور فرمایا: پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کی عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو ولہب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیاداری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو ولعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔ آمین

☆......☆......☆

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔)

خواتین کے اس اجلاس کی کل حاضری 14387 تھی۔

☆......☆......☆

بعدازاں لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، فارسی اور پنجابی زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے اور لجنہ نے بلند آواز سے پُر جوش انداز میں نعرے بھی بلند کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے کم عمر بچوں والے ہال میں تشریف لائے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔ یہاں بھی بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے۔

کچھ فاصلہ پر Hon.Mehmet Kilig ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی لارڈ میئر ہال برگ Dr. Würzner صاحب میئر Weiterstadt شہر Mr.Rohrbach اور ملک میسڈونیا سے جلسہ جرمنی پر آنے والے ممبر نیشنل پارلیمنٹ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان چاروں مہمان حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁...... مستورات کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔ ❁...... کیلگری میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس۔ ❁...... کیلگری کے میئر، پولیس کے ایک وفد اور ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory کی حضور انور سے الگ الگ ملاقاتیں۔ ❁...... واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ الگ الگ نشستیں اور دلچسپ مجالس سوال و جواب۔ ❁...... خطبۂ نکاح و اعلان نکاح۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

25 مئی بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 245 افراد اور 20 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 265 افراد نے اپنے پیارے سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کیلگری کی جماعت کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون، ایڈمنٹن اور ٹورانٹو سے بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

لجنہ ہال میں مستورات کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والی لجنہ کی ممبرات نے اپنی مقامی بنگلہ زبان میں ترانے پیش کئے۔

بہت سی خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁...... **ایک لجنہ ممبر نے سوال کیا کہ کیا حضور سسکاٹون (Saskatoon) کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا** پہلے مسجد بنائیں، پھر دیکھیں گے۔

❁...... **ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور وعدہ کریں کہ مسجد سسکاٹون کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے تو اس پر حضور انور نے فرمایا** میں ایسے وعدے نہیں کرتا۔

❁...... **ایک طالبہ علم نے عرض کیا کہ میں اپنی فیلڈ کو بدل کر Human Rights کیریئر اپنانا چاہتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔** کرسکتی ہیں یہ اچھی لائن ہے۔

سری لنکا سے کینیڈا منتقل ہونے والی ایک خاتون نے بتایا کہ ان کے کینیڈا آنے سے دو ماہ قبل ان کے میاں کا سری لنکا میں انتقال ہو گیا تھا۔ چار بچے ہیں۔ میری کوئی فیملی یہاں نہیں ہے۔ جماعت ہی میری فیملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁...... **ایک لجنہ ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کی روزانہ کی روٹین کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** میں تہجد کے لئے اٹھتا ہوں۔ پھر نوافل ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کے چند رکوع کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر نماز فجر کی تیاری کرتا ہوں۔ نماز کے بعد پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر ناشتہ کرتا ہوں اور اپنے دفتر جاتا ہوں۔ جہاں میرے کاموں کا آغاز ہوتا ہے۔ دن کے دوران مختلف دفتری امور کے علاوہ جماعتی عہدہ داروں کے ساتھ میٹنگیں اور دفتری ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ پھر نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں اور پچیس سے تیس منٹ آرام کرتا ہوں۔ پھر دوبارہ آفس میں آجاتا ہوں اور کام کرتا ہوں۔ نماز عصر سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک دیکھتا ہوں۔ اس میں مختلف ممالک کے امراء کی طرف سے ڈاک ہوتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، تحریک جدید اور قادیان وغیرہ سے آنے والی ڈاک ہوتی ہے۔ اس کے بعد عام ملاقاتوں کا سلسلہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد شام کا کھانا ہوتا ہے۔ پھر مغرب وعشاء کی نمازیں ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد اگر اوپر ہمارے گھر میں ملنے والا ہو تو کچھ منٹ ان کے ساتھ بیٹھنے کے بعد واپس اپنے دفتر آجاتا ہوں اور دوبارہ ڈاک دیکھتا ہوں۔ جن میں خطوط، فیکسز اور ای میلز شامل ہیں جو جماعتی عہدیداران اور افراد جماعت کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اخبار، رسالے یا کسی اور کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں جس کے بعد سونے کے لئے چلا جاتا ہوں اور چند گھنٹے سوتا ہوں۔

❁...... **ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کل طالبات کی کلاس کے دوران تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ آج آپ کا دن کیسا رہا۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** میں تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ لڑکیاں سوال نہیں کر رہی تھیں۔ لڑکوں نے سوال کئے تھے۔ پھر فرمایا کیا آپ کو عہدیداروں نے تو منع نہیں کیا تھا کہ سوال نہیں کرنے؟ اس پر اس ممبر نے کہا ہمیں کسی نے منع نہیں کیا۔ ہم ویسے ہی گھبرا جاتی ہیں۔

❁...... **ایک لجنہ ممبر نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب والنٹیئرز Volunteers کی طرف سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضور کو ہمارے کاموں میں کوئی کمی نظر آئی تو بتائیں تا کہ ہم Improve کرسکیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کمزوریوں کی طرف توجہ دلانا میرا کام ہے۔ اپنی خامیاں خود تلاش کریں۔ میں جب کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے فرض کی ادائیگی کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں جس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں اس مقام تک لانے کے لئے ایسا کرتا ہوں۔

❁...... **ایک بچے کے اس سوال پر کہ حضور کا پسندیدہ پھل کونسا ہے۔ حضور انور نے فرمایا:** آم ہے۔

❁...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کا Favourite Planet کونسا ہے۔ حضور انور کے استفسار پر بچی نے عرض کیا کہ اس کا پسندیدہ Planet زمین ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا** اسی پر تو رہتے ہیں، وہی کہنا ہے۔ چھوٹی سی تو دنیا ہے۔

❁...... **ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ ہم بھی جماعت کے لئے بہت کام کرسکیں جس طرح حضور انور کر رہے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا** میری طرح تو نہیں کرسکتیں۔ دو گھنٹے بھی کر لو تو بہت ہے۔

❁...... **ایک ممبر کے اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور کو کیلگری اور وینکوور میں سے کونسا شہر اچھا لگا۔ حضور انور نے فرمایا** دونوں اچھے ہیں۔

❁...... **ایک ممبر نے کہا کہ ملاقات کرنے کی بہت خواہش تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا** اب ملاقات تو ہو گئی ہے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ وہ اپنے بچے کو قرآن کریم حفظ کروانا چاہتی ہیں انہوں نے درخواست کی کہ کیا ان کی جماعت میں بھی حفظ کروانے کا انتظام کروایا جاسکتا ہے اور یہ بتایا کہ ابھی وہ گھر پر ہی حفظ کروا رہی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعتوں کا کام ہے۔ گھر پر بھی حفظ کروایا جاسکتا ہے۔ لندن میں بھی ہفتہ میں ایک دو دن کلاس لگا کر بچوں کو قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔

بعدازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات سے ارشاد فرمایا** کہ وہ کھڑی ہوں۔ ان کے کھڑے ہونے کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا** کیا آپ کا کوئی یونیفارم ہے؟ سکارف لینے سے تو کوئی منع نہیں کرتا؟

اس پر بچیوں نے عرض کیا کہ ہمیں کوئی منع نہیں کرتا۔

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو جینز پہننے کی اجازت ہے؟ اجازت ہے تو ٹھیک ہے۔ اس میں کھیلا بھی جاسکتا ہے۔ لیکن جینز اس شرط کے ساتھ پہننے کی اجازت ہے کہ اس کے اوپر قمیص گھٹنوں تک لمبی پہنو۔ T.Shirt نہ پہنو۔

لجنہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پروگرام اڑھائی بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس

آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس تھی۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے درج ذیل نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے:

- ☆Levi Donley, CTV News
- ☆Bryan Weismiller, Calgary Herald (Largest newspaper in Calgary)
- ☆Paul McEchran, Global TV News (did video recording)
- ☆Isaac, OMNI News (did video recording)
- ☆Lilly, CBC News (took photographs)
- ☆Ramanjit Sidhu, RED FM (did audio recording & photography)
- ☆Shan Ali, Express Urdu Newspaper (took photoes)
- ☆Rajesh Angral, Sab Rang Radio

❁...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کیلگری میں امن کا پیغام لے کر آئے ہیں نیز شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ کیلگری میں رہنے والے اس پیغام پر کس طرح عمل شروع کرسکتے ہیں تا کہ وہ اپنے روزمرہ کے معمول میں آپ کے پیغام کو عملی جامہ پہنا سکیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ: میں صرف کیلگری میں امن کا پیغام لے کر نہیں آیا۔ بلکہ میرا یہ امن کا پیغام ہمیشہ اور ہر جگہ ہوتا ہے اور یہ صرف میرا ہی پیغام نہیں بلکہ ہر عقلمند شخص کا پیغام ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ میں دنیا میں جہاں بھی جاتا ہوں، یہ پیغام دیتا ہوں اور سمجھاتا ہوں۔

۞......ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ حضور انور کا کیلگری تشریف لانے کا کوئی خاص مقصد ہے؟ آپ شہر کی میئر اور پولیس چیف کے ساتھ ملاقات بھی کر رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں کن موضوعات پر بات ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ: جہاں بھی ہماری کمیونٹی رہتی ہے میں وہاں جاتا ہوں اور اپنی جماعتوں کو وزٹ کرتا ہوں۔ لوگوں کو ملتا ہوں۔ ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ یہ میرے فرائض میں بھی شامل ہے۔ جماعت احمدیہ کا سربراہ ہونے کے لحاظ سے یہ بات میری ذمہ داری میں شامل ہے کہ جماعت کے ممبران کا روحانی معیار بڑھے۔ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں ان کو بتاؤں، یہ وفادار شہری ہوں، قانون کی پابندی کرنے والے ہوں۔ امن کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ ہمسائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔ یہ پیغام میں اپنے لوگوں کو دیتا ہوں۔

پھر ان سے مل کر ان کے مسائل دیکھتا ہوں اور پھر حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں دنیا میں جہاں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ممبران سے ملتا ہوں اور دوسرے لوگوں سے ملتا ہوں تو امن کا پیغام دیتا ہوں۔

۞......اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ساری دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت ساری دنیا میں اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دینے کیلئے کام کر رہی ہے۔ جہاں پر بھی ہم جاتے ہیں احمدیوں کے بارے میں اچھا ہی سنتے ہیں اور کبھی کوئی بری بات نہیں سنی۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں آپ کی جماعت پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں 1974ء میں قانون بنا تھا۔ کسی پولیٹیکل حکومت کی تاریخ میں پہلی بار دنیا میں ایسا قانون بنا کہ احمدیوں کو for the purpose of law and constitution غیر مسلم قرار دیا گیا کہ ہم اسلام میں داخل نہیں ہیں۔ جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور ہم سچے مسلمان ہیں۔ میں اپنے آپ کو جو سمجھتا ہوں، میرا حق ہے کہ اپنے آپ کو وہی کہوں، یہ حق تو کسی سے بھی چھینا نہیں جاسکتا۔

پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بعض سخت قوانین بنائے کہ مسلمانوں جیسا نام نہیں دے سکتے، مسلمانوں جیسا اظہار نہیں کر سکتے، مثلاً محمد، احمد، ابوبکر نام نہیں رکھ سکتے، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر ان میں سے کوئی کام کرو گے تو تین سال جیل کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

ان سب وجوہات کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ کیونکہ اس قانون کی موجودگی میں وہ پاکستان میں اپنے فرائضِ منصبی نہیں بجا لا سکتے تھے۔ پاکستان میں جماعت کے خلاف یہ حالات پیدا کرنے اور یہ قوانین بنانے میں بعض آرگنائزیشنز شامل تھیں اور بعض دوسرے مسلمان ممالک بھی involve تھے۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو یہ قوانین بنے تو اس نے دوسرے مسلمان ممالک کو ایک free hand دیا۔ اسلام کے دشمنوں کو اور انتہا پسندوں کو جماعت کے خلاف کوئی بھی کارروائی کرنے کا ایک راستہ مہیا کیا۔ انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک کو ایک free hand دیا کہ جو چاہو ان سے کرو۔

انڈونیشیا میں حکومت کسی حد تک مخالفین کو سپورٹ کر رہی ہے جبکہ بنگلہ دیش میں حکومت مخالفین کو سپورٹ نہیں کر رہی۔ ہمارے خلاف ہر جگہ پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ صرف پاکستان، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں ہی نہیں بلکہ اور بہت سے مسلمان ممالک میں بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ بلکہ مسلمان عرب ممالک میں تو احمدی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے۔

ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ، پولیس ہمیں بعض جگہ تحفظ نہیں دے سکتی۔

ملائشیا میں بھی انہوں نے بعض ایسے قوانین بنائے ہوئے ہیں کہ ہم وہاں آسانی سے کام نہیں کر سکتے۔ بعض پابندیاں ہیں۔ انڈونیشیا میں ایڈمنسٹریشن مولویوں کا ساتھ دیتی ہے۔ لیکن ہم ویسا کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے کیونکہ ہم ملکی قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

۞......پھر ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ جب اسلام کے نام پر تشدد ہوتا ہے تو آپ کا کام کتنا مشکل ہو جاتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے تشدد کے واقعات سے امن کے قیام کو نقصان تو پہنچتا ہے لیکن ہم تو لگاتار، مسلسل امن کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ خواہ تشدد کے، دہشت گردی کے واقعات ہوں یا نہ ہوں، ہم تو کوئی واقعہ ہوئے بغیر امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں۔

اب جب لندن میں دہشت گردی کے واقعہ میں آرمی کا ایک سپاہی قتل ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ اب ہم نے condemn کیا ہے، بلکہ ہم تو ہمیشہ سے ہی اس کی مذمت کر رہے ہیں اور امن کا پیغام دیتے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ہم صرف اسلام کے دفاع کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح اور سچی تصویر ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔

۞......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہے اور برٹش سولجر کا قتل ہے۔ اس ضمن میں امن کے پیغام کے علاوہ اس قسم کے تشدد کو روکنے کیلئے مزید کیا کیا جاسکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بعض انتہا پسند گروپس ہیں۔ جب چاہیں معاشرہ کا امن تباہ کرتے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہو یا لندن میں ملٹری کے سپاہی کا قتل ہو یا کینیڈا میں ٹرین اڑانے کا پلان ہو۔ ان انتہا پسندوں، دہشت گردوں کا یہ ایکشن غلط پیغام دیتا ہے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان کا یہ ایکشن اسلام کی صحیح تصویر نہیں ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر یہ ہے کہ تم بغیر کسی وجہ کے کسی کے خلاف ہاتھ نہ اٹھاؤ، خواہ وہ تمہارا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ سے ایک آدمی کا قتل کیا جانا تمام دنیا کا قتل ہے۔ اب اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح یہ پیغام دے سکتا ہے کہ تم بغیر وجہ کے جس کو چاہو مار دو، جس کی چاہو زندگی لے لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر فرمایا کہ ہم اسلام کا سچا پیغام، امن کا، صلح و آشتی کا، محبت اور رواداری کا اور وطن سے وفاداری کا ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہر فورم پر یہ پیغام دے رہے ہیں اور یہ پیغام قرآنِ کریم کا ہے جو ہم پہنچا رہے ہیں۔ میں نے اس بارے میں اپنے تمام لیکچرز میں قرآنِ کریم کو quote کیا ہے اور امن کے قیام کے لئے قرآنِ کریم کے حوالہ سے بات کی ہے۔

یہ پریس کانفرنس پانچ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

کیلگری کے میئر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد کیلگری (Calgary) کے میئر Naheed Nenshi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف کے ساتھ ان کی ہمشیرہ بھی آئی تھیں۔

میئر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کیلگری آنے پر میں حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ میئر کے انتخاب کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا عام پبلک ووٹ دیتی ہے یا کوئی الیکٹورل کالج ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ 18 سال سے زائد عمر کا ہر فرد ووٹ دے سکتا ہے۔ 1.2 ملین آبادی میں سے چھ لاکھ پچاس ہزار ووٹر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ یوکے میں ہوں تو صرف Residence Permit رکھنے والے یا Indefinite Stay والا ہی ووٹ دے سکتا ہے۔

میئر نے بتایا کہ سیاسی اعتبار سے میئر کیلگری کی ایک اہم پوسٹ ہے۔ یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں کہ اچھا کام ہو رہا ہے اور ہمیں یہاں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ تین بلین ڈالرز ہمارا بجٹ ہے۔ 1.6 بلین ڈالرز ہمیں پراپرٹی ٹیکس سے آتا ہے اور اسی طرح انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس سے بھی بڑی رقوم آتی ہیں۔

۞......میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کس طرح دہشت گردی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی سچائی کی تعلیم پھیلائیں۔ اسلام کا سچا پیغام پھیلائیں۔ اسلام کے امن و آشتی کے حقیقی پیغام کے ذریعہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کا مؤثر جواب دینا آج کے حالات کی اشد ضرورت ہے۔ آجکل انتہاء پسند دہشتگردی کر رہے ہیں۔ ہم سب لوگوں کا فرض ہے کہ تمام فریقوں کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارہ میں بتائیں۔ آپؐ مدینہ میں مختلف قبائل اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ رہے۔ ان سے پُرامن معاہدات کئے اور امن پسند معاشرہ قائم کیا۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی تھی اور ہر ایک کے حقوق دیئے اور عدل و انصاف کے ساتھ معاشرہ میں امن کا قیام کیا۔

حضور انور نے فرمایا امن کے قیام کے لئے اور دہشتگردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے رویّوں میں تبدیلی پیدا کر کے ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک کرنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا انتہاء پسندی کا مقابلہ کرنا ایک لمبا عمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے یہاں کیلگری میں ایک میڈیا انٹرویو میں کہا تھا کہ احمدیہ جماعت دنیا کے سامنے اسلام کے حقیقی پیغام کو پیش کرنے سے ہرگز نہیں رکے گی۔ میں نے کہا تھا کہ اگر یہ نسل نہیں تو یقیناً آئندہ آنے والی نسلیں دیکھیں گی اور اس بات کو قبول کریں گی کہ اسلام امن کا مذہب اور ہر قسم کے ظلم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں لوگ ہر سال ہم کو Join کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ نصف ملین سالانہ کے احمدی ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ان کو ملٹی پلائی کریں تو آئندہ چند سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ایک بڑی تعداد اسلام کی سچی تعلیم کو سمجھنے والی اور اس پر عمل کرنے والی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا CBC ٹی وی نے میرے انٹرویو کو کوریج دی ہے جس کے ذریعہ کینیڈا کے لوگوں کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام ملا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر کیلگری کے میئر Nenshi نے احمدیہ جماعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو ہر روز ہمارے شہر کی خدمت کرتی ہے۔

حضور انور نے میئر کے ان جذبات پر اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ تمام امن پسند مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتہاء پسندی کے خلاف باہم متحد ہو جائیں۔

میئر کیلگری کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر میئر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

کیلگری پولیس کے ایک وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں کیلگری پولیس کے ایک وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

پولیس کے اس وفد میں Deputy Chief Police کیلگری Trevor Daroux صاحب Sat Parhar "Superintendent Police" صاحب، کانسٹیبل Dhaliwal صاحب اور کانسٹیبل مدثر رانا صاحب جو کہ احمدی دوست ہیں شامل تھے۔

ان سبھی پولیس افسران نے ملاقات کے لئے وقت دینے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کیلگری آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کے استفسار پر ڈپٹی چیف پولیس نے بتایا کہ ہم سارے کیلگری شہر کو Cover کرتے ہیں۔ کوئی خاص ایریا نہیں ہے بلکہ جہاں ضرورت ہو وہاں پہنچتے ہیں۔ کوئی علاقائی تقسیم نہیں ہے۔

۞......ڈپٹی چیف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا کیلگری کا وزٹ بہت اچھا جا رہا ہے۔

۞......ڈپٹی چیف نے عرض کیا کہ حضور انور سے ملنا ہمارے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ ہم حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۞......سپرنٹنڈنٹ پولیس Mr. Parhar نے کہا کہ وہ حضور انور سے آج کی اس ملاقات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ میں نے حضور انور کی قائدانہ صلاحیتوں اور انتہائی اعلیٰ لیڈرشپ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔

۞......چیف پولیس نے کہا کہ صرف ایک احمدی افسر اس وقت پولیس میں ہیں۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ اور بھی احمدی دوست پولیس میں آئیں۔ اس پر حضور انور نے احمدی پولیس افسر کو ہدایت فرمائی کہ وہ احمدی نوجوانوں کو قائل کریں کہ وہ پولیس میں جائیں۔

پولیس کی وفد کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور نے ان سبھی پولیس افسران کو کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon.Devinder Shory کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف حضور انور سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس ممبر پارلیمنٹ کے حلقہ انتخاب میں ہماری ''مسجد بیت النور'' واقع ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ان کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے ہے وہ 1989ء میں کینیڈا آئے۔ وہ وکیل ہیں، 2000ء میں سیاست کے میدان میں آئے اور اب فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ ہیں اور ان کا Conservative پارٹی سے تعلق ہے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی آئے تھے۔

موصوف نے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کی مذمّت کی اور جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

پاکستان کے کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کرنا اب کسی حکومت کے بس میں نہیں ہے مولوی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جب زور نہیں تھا اس وقت بھی کسی میں جرأت نہیں تھی کہ وہ کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کر سکے اور اب تو بات بہت آگے بڑھ گئی ہے اور مولوی کا زور اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب یہ کسی حکومت کے بس میں نہیں رہا۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کو خاص طور پر ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور ہم اس کے حقوق کے لئے ہر جگہ اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ہر امن پسند جماعت کے مذہبی حقوق اور مذہبی آزادی کی حفاظت ہونی چاہئے۔

آخر پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت مثالی ہے۔ ان کا کردار بہت اعلیٰ ہے۔ معاشرہ میں مدغم ہو جاتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ ان کی تعریف کرتا ہوں اور ہر جگہ جماعت کی خوبیوں کے بارہ میں بتاتا ہوں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔ موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

بعدازاں سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ صوفیہ جنود نے کی اس کا اردو ترجمہ عزیزہ لبنیٰ فضیلت اور انگریزی ترجمہ عزیزہ ایمن مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ روبینہ فراز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ جمشید نے پیش کیا۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ ظلم و ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا۔ جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد عزیزہ ثمرہ واہلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عدیلہ منیر، شمائلہ انجم اور عزیزہ نائلہ چوہدری نے اطاعت خلافت کے موضوع پر ایک مضمون پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

❁...... **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اس نے اپنا ماسٹرز مکمل کرلیا اور ٹیچنگ کورس بھی مکمل کرلیا ہے اب اگلا قدم کیا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو ٹیچنگ میں تجربہ حاصل کریں اور ساتھ ساتھ جماعت میں بھی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مجھے بھی لکھ دیں تا کہ آپ کو تحریری جواب بھی آجائے۔ اور اگر ٹیچنگ میں جاب وغیرہ نہیں ملتی تو عائشہ اکیڈمی میں کوشش کریں۔

❁...... **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں نبوت اور خلافت کے بعد دو قسم کی بادشاہتوں کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بادشاہت ایسی ہوگی جس میں دنیا داری ہوگی لیکن دین بھی ہوگا اور انصاف بھی ہوگا۔ لیکن ایسے بادشاہ بھی ہوں گے جو انصاف نہیں کریں گے۔ اسکے بعد زیادہ ظلم کرنے والے بادشاہ آجائیں گے جو ظالم ہوں گے۔ مثلاً آجکل شام میں بادشاہت بنی ہوئی ہے اسی طرح اس سے پہلے اسلام میں بہت سے ظالم بادشاہ گزر چکے ہیں۔ اس کا ذکر ایک اور جگہ بھی آیا ہے کہ پہلے تین سو سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے زمانہ میں دین کی طرف رغبت زیادہ ہوگی پھر اگلا جو ایک ہزار سال ہے وہ فیجِ اعوج کا زمانہ ہے یعنی بہت ہی Dark age ہے۔ اس Dark age میں زیادہ ظالم بادشاہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسلمانوں کی بھی pockets بنتی رہی ہیں یا وہ ایک علاقہ میں بھی اکٹھیو کر رہتے رہے ہیں۔ سپین میں بادشاہت مختلف تھی، ایشیا میں مختلف تھی اور برّصغیر میں علیحدہ تھی۔ ایک وقت ایسا آیا تھا کہ برّصغیر کی بادشاہت تو Russia تک پہنچی ہوئی تھی بلکہ یورپ میں ترکی تک تھی۔ ان میں ظالم بادشاہ بھی گزرے ہیں۔ ان میں دین کم تھا اور دنیا زیادہ تھی۔ اور جنگیں بھی دنیا کیلئے ہوتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس سے یہ مراد ہے کہ دو مختلف زمانے ہیں۔ پہلا زمانہ پہلے 300 سال کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کا زمانہ ہے جو صحابہ یا صحابہ کو دیکھنے والوں کا زمانہ ہے۔ پھر ایک ہزار سال کا زمانہ بالکل اور طرح کا تھا۔ جو فیج اعوج کا زمانہ ہے جب اسلام کی تعلیمات بُھلا دی گئیں۔

❁...... **ایک واقفہ نو نے پردہ کے متعلق سوال کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم headscarf لے لو اور تم میں اتنا زیادہ Confidence ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں کوئی کچھ کہے تو کہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اس تعلیم پر عمل کرتی ہوں جو ہمارے قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پچھلی دفعہ میں نے امریکہ میں یہی کہا تھا تو ایک لڑکی نے کہا کہ پہلے مجھے شرم آتی تھی پھر میں نے سوچا کہ میں نے آج سے ہی اسکارف لے لینا ہے اور اسکارف لے لیا اور کچھ نہیں ہوا۔ یہاں کی مقامی کینیڈین خواتین بھی سردیوں میں، برف میں اسکارف لے کے پھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض سردی سے بچنے کیلئے ٹوپی لیتی ہیں اور بعض اسکارف لیتی ہیں۔ پُرانے زمانہ میں عیسائی عورتیں جو مہذب عورتیں تھیں وہ اسکارف لیا کرتی تھیں۔ ابھی بھی بوڑھی عورتوں کو دیکھو وہ اسکارف باندھتی ہیں۔ پس کوئی خوبصورت سا اسکارف لے لیا کرو خود ہی لڑکیاں کہیں گی کہ بڑا اچھا ہے۔ پہلے بے شک Printed اسکارف پہن لو۔ پہنو تو سہی اور پھر آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی تو تم پھر صحیح حجاب پہننا شروع کر دو گی۔

❁...... **پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں حجاب لیتی ہوں تو لوگ مسلمانوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے بات نہیں کرتے خاص طور پر وہ لوگ جو پہلے کسی مسلمان سے نہیں ملے ہوتے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک Badge بناؤ اور اس پر ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا ہو اور وہ لگا کر پھرا کرو تو پھر وہ تم سے نہیں ڈریں گے۔

❁...... **اِسی واقفہ نے عرض کی کہ بعض لڑکیاں سوال کرتی ہیں کہ اسلام عورت کو Oppress کرتا ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کو کہو کہ اسلام زبردستی نہیں کرتا۔ میں نے تو خوشی سے پہنا ہے اور اُن سے پوچھو کہ کیا تمہاری گورنمنٹیں زبردستی نہیں کرتیں؟ جن گورنمنٹوں نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ حجاب یا اسکارف نہیں لے سکتیں تو یہ بھی زبردستی ہے۔ کسی کو زبردستی حجاب یا نقاب پہنانا oppression ہے تو زبردستی نقاب اُتروانا بھی تو Oppression ہے۔ یہ بھی تو ظلم ہے۔ ان کو کہو کہ میں جواب بعد میں دوں گی لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ یورپ کے بعض ممالک فرانس وغیرہ میں یہ کیوں قانون بنایا گیا ہے کہ حجاب نہیں لے سکتیں یا اسکارف نہیں لے سکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سے کہو جب سردیوں میں برف پڑتی ہے تو آپ لوگ فوراً کانوں پر اسکارف باندھ لیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لے سکتے؟ ان کو کہو کہ میں اپنے مذہب پر عمل کرنے والی ہوں اور میری ایک شناخت ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں نے اسکارف لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یوکے میں ایک رائٹر عورت ہے۔ اس نے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا کہ جو مرد کہتے ہیں کہ حجاب اتار دو اور اسکارف نہ لو اور آزادی کی باتیں کرتے ہیں وہ یہ اسلئے نہیں کرتے کہ ان کو عورت سے ہمدردی ہے۔ ان کو صرف ایک Lust اور Satisfaction چاہئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک مبلغ تھے۔ انہوں نے ہزاروں میل سائیکل پر سفر کیا ہوا ہے۔ پاکستان سے انڈیا پھر بنگلہ دیش پتہ نہیں کہاں کہاں پھر چکے ہیں۔ انہوں نے سائیکل کے اوپر بہت سارے مختلف پیغامات کے چھوٹے چھوٹے کارڈز لگائے ہوتے تھے۔ تو تم بھی یہی کیا کرو اور روزانہ کوئی نہ کوئی چیز پمفلٹ وغیرہ لے جایا کرو۔ Message of Peace کے فلائرز تقسیم کرنا شروع کرو پھر بھی جو ہچکچاتے ہیں اور Interact نہیں کرتے تو تم خود ان سے بات کرو تو Interaction شروع ہو جائے گی۔

❁...... **اسی واقفہ نے کہا کہ تبلیغ کے لئے Sleeves پر جیسے وقفِ نو کے بنیادی ماٹوز ہیں وہ ہم لکھ لیا کریں اور پھر وہ لوگ خود ہی پوچھیں گے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پیغام دے سکتی ہو۔ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو تم اپنا Badge بنا سکتی ہو۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

❁...... **پھر ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ میری ایک غیر احمدی دوست کہتی ہے کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔ اس کو کیا جواب دینا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک احادیث سے ثابت ہے عشاء کی نماز میں چار فرض اور دو سنتیں ہیں۔ اسکے بعد دو نفل بھی پڑھ سکتے ہیں یہ ٹوٹل آٹھ ہو گئے اور اگر رات کو وتر پڑھنے ہیں تو تین وتر یہ گیارہ ہو گئے۔ باقی یہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ جب مسجد میں آؤ اور امام کا انتظار ہو تو دو نفل پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ایک جائز چیز ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ یا تیرہ نفل وتر ملا کر پڑھتے تھے۔ آٹھ نفل اور تین وتر یہ گیارہ ہو گئے یا دس نفل اور تین وتر تیرہ بن گئے۔ یہ باتیں احادیث سے بھی ثابت ہیں اور بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تھی۔ ہوسکتا ہے کہ ایک آدھ موقع پر عشاء کے بعد کہیں نفل پڑھ لئے ہوں اور راوی نے بیان کر دیا ہو اور وہ سترہ بنا دیئے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کا ایسا وقت ہو کہ عشاء کے چار فرض اور دو سنتوں کے علاوہ آٹھ نفل اور تین وتر پڑھ لئے ہوں اور ٹوٹل سترہ ہو گئے ہوں۔ اور یہ اس وقت کی عام بات نہیں تھی کہ سترہ رکعتیں ہوں۔ تم ان سے پوچھو کہ وہ حدیث نکال کر دکھائے جس میں لکھا ہو کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک واقفہ نو سے دریافت فرمایا کہ بڑی ہو کر کیا کرو گی تو اُس نے کہا کہ میں Psychology میں ماسٹرز کروں گی۔

اس پر حضورِ انور نے ایک لطیفہ سنایا کہ: ایک لڑکا Psychology پڑھ رہا تھا تو ایک دن گھر میں کھانے کی میز پر اس کی ماں نے پوچھا کہ آجکل تم کیا پڑھ رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں Logic پڑھ رہا ہوں یعنی ایک اور ایک کو تین ثابت کرنا۔ تو وہاں چکن کے دو پیس پڑے تھے۔ اُس کے باپ نے ایک اپنی پلیٹ میں رکھ لیا اور دوسرا اُس کی ماں کی پلیٹ میں اور اپنے بیٹے سے کہا کہ تم ایک اور ایک کو تین ثابت کرتے ہو نا تو تیسرا تم لے لو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں Linguist اور فرنچ کے مضامین پڑھ رہی ہوں تو میرا سوال ہے کہ جماعت کو کس زبان میں ٹرانسلیٹرز کی ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر زبان میں ضرورت ہے۔ جس میں آپکو دلچسپی ہے اُس میں پڑھو۔ اور پھر پڑھنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ اب ہم کہیں جا رہے ہیں۔

پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری سنّی دوست کہتی ہے کہ احمدی اتنی نمازیں کیوں جمع کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نمازیں جمع کرنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی دینی

اجتماع یا کوئی پروگرام ہورہا ہے یا جلسہ ہورہا ہے اور وہاں اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں کہ کھانے وغیرہ اور دیگر سارے پروگرام کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو اُس وقت کھانے کے وقفہ میں نمازیں جمع کرکے پڑھ سکتے ہیں تاکہ اس کے بعد پروگرام دوبارہ جاری رہے۔ اس میں کوئی اور پروگرام نہیں ہورہا۔ کھیل کود نہیں ہو رہی صِرف تربیت کیلئے اجتماع ہے اور اگر کھیلیں بھی ساتھ ہو رہی ہیں تو وہ بھی تربیت کا حصہ ہے۔ ایک حدیث ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ تو ان پروگراموں اور اجتماعات کا یہ مقصد بھی ہے کہ ڈسپلن پیدا ہو اور دین کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔ تو اس میں اگر آپ نمازیں جمع کرلیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سردیوں میں اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اگر آپ اسکول، کالج یا یونیورسٹی وغیرہ میں ہوں تو ظہر کی نماز اگر آپ نے وہاں پڑھی ہے تو آدھے گھنٹے بعد عصر پڑھنی پڑے گی اور کالج یونیورسٹی وغیرہ میں شاید ایک وقت میں نماز کی بریک پندرہ بیس منٹ دیں تو دوبارہ نماز کیلئے اجازت نہیں ملے گی اور اگر گھر آکر پڑھیں تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ اسلئے بہتر ہے کہ اس بریک میں دونوں نمازیں جمع کرکے پڑھ لیں۔ پھر جب گرمیاں آتی ہیں تو لمبے دن ہو جاتے ہیں اور اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ رات کے دس بجے یہاں سورج غروب ہوتا ہے اس میں آپ مغرب پڑھیں گے اور رات کے بارہ بجے عشاء پڑھیں گے۔ پھر صبح سورج جلدی طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے وقت کی بہت زیادہ تاخیر ہوجانے کی وجہ سے سہولت کیلئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرسکتے ہیں۔ اسلام دینِ یُسر ہے۔ یعنی آسانی کا مذہب ہے۔ تنگی کا دین نہیں ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں کے لئے اجازت ہے کہ نماز جمع کرکے پڑھ لو۔ ہم جب جمع کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہ سردیوں میں وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد موسم کھل جائے تو ہم مسجدوں میں نمازیں نہیں جمع کرتے یا گرمیوں کے دنوں میں مغرب وعشاء کی نماز مہینہ ڈیڑھ مہینہ شاید جمع کرنی پڑتی ہے باقی سارا سال تو نہیں کرتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں تو زیادہ جمع نہیں کرتا۔ اگر میں نمازیں جمع کرتا ہوں تو صرف سردیوں میں مہینہ سوا مہینہ ظہر وعصر کی اور گرمیوں میں مہینہ سوا مہینہ مغرب عشاء کی جمع ہوتی ہیں۔ باقی دس مہینے میں پانچوں نمازیں مسجد میں علیحدہ علیحدہ پڑھتا ہوں۔ Functions، اجتماعات اور جلسوں پر ہم جمع کرلیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسانی اور سہولت پیدا کرنے کیلئے اسکی اجازت دی ہوئی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دوسرا یہ کہ دینی کام اور تبلیغی کام کی بڑی اہمیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نمازیں جمع ہوں گی۔ اس لئے کہ لوگ دینی کاموں مصروف ہوں گے۔ یہ دنیاوی کاموں کے لئے نہیں ہے۔ ایک یہ بھی اس حدیث کا مطلب لیا جاسکتا ہے کہ لوگ دنیاوی کاموں میں اتنے مصروف ہوجائیں گے اور کہیں گے کہ نمازیں ہمارے گلے پڑ گئی ہیں۔ وہ اپنے گلے سے اتارنے کے لئے جمع کریں گے۔ لیکن ایسے لوگ پھر نمازیں پڑھتے بھی نہیں۔ میں بہت سے لوگوں سے پوچھتا ہوں اکثر لوگ دن میں تین یا چار نمازیں ہی پڑھتے ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک یا دو نمازیں معاف کرواکے آئے ہیں۔ تو اپنی دوست سے کہو کہ کچھ Reasons ہیں جن کی وجہ سے نمازیں جمع کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بعض غیر احمدیوں نے یہ معمول بنایا ہوا ہے کہ اچھا آپ جمع نہ کریں لیکن پانچ منٹ انتظار کرکے اگلی نماز پڑھ لیں تو پھر جمع نہیں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور جمع نہیں کررہے اور وقت ہے تو پہلے چار سنتیں پڑھنی ہیں بعد میں بھی چار سنتیں پڑھنی ہیں اور اگر وقت نہیں ہے تو صرف دو سنتیں پڑھنی ہیں۔ تو اس میں بھی وقت لگتا ہے۔ پانچ منٹ تو نہیں لگتے۔ ٹکریں تو نہیں مارنی۔ نماز پڑھنی ہے تو طریقہ سے پڑھنی چاہیے۔ ایک نماز پڑھنے میں کم از کم 15 سے 25 منٹ لگتے ہیں۔ چار رکعتیں بھی پڑھیں تو 10-15 منٹ کا وقفہ دے کے پڑھو تو یہ ممکن نہیں ہوسکتا۔ یہ لوگ تو اتنی جلدی جلدی نمازیں پڑھتے ہیں کہ پتہ نہیں دعا کرتے بھی ہیں یا نہیں۔ کہنے کو تو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ٹکریں مار رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جس طرح مرغی ٹھونگیں مارتی ہے دانہ کھاتے ہوئے اس طرح سجدے کرتے ہیں۔ پس اس کا جواب یہ دیں کہ حدیثوں میں سہولت آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مواقع پر نمازیں جمع فرمائی ہیں۔ اور اس زمانے میں نمازیں ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ نمازیں جمع کرلی جائیں۔ نماز قضا ہونے سے بہتر ہے کہ جمع کرلو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ویسے جو یہاں مسجدوں میں عادت پڑ گئی ہے میں اس سے روکتا رہتا ہوں کہ سردیاں آئیں تو چار مہینے ظہر وعصر جمع کرتے ہیں اور گرمیاں آئیں گی تو چھ مہینے مغرب وعشاء جمع کرتے ہیں۔ یہ تو نمازیں نہ پڑھنے کا بہانہ ہے۔ اس لئے کہ میں وہاں لندن میں، یورپ میں اور یہاں بھی کئی دفعہ دیکھ چکا ہوں۔ بچوں نے اماں ابا کو صرف تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ اس لئے بچوں سے پوچھو کتنی نمازیں ہیں تو بعض بچے کہتے ہیں تین نمازیں ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جنگیں ہوتی تھیں تو کفّار عورتیں مسلمانوں میں بطور لونڈیاں لائی جاتی تھیں۔ تو صحابہ کے ان سے تعلقات بھی ہوتے تھے تو کیا وہ نکاح کے متعلق تعلیم کے آنے سے پہلے ہوتے تھے یا بعد میں بھی ایسا ہی تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: شادی بیاہ کیا ہے؟ سوسائٹی میں ایک اعلان ہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ عرب میں جب پہلے جنگیں ہوتی تھیں تو اس وقت لوگوں کی سو سو بیویاں ہوتی تھیں اور اسلام سے پہلے عرب کے قبائل میں رواج تھا کہ جو لونڈی آئی اسے بیوی بنالیا۔ وہ اس وقت رواج تھا۔ جب تک اسلامی تعلیم نہیں آئی اس وقت مسلمانوں میں بھی یہ رواج تھا۔ لیکن ایک حد تک تھا اور limited تھا۔ اگر وہ بیوی بنانا چاہتے تو اجازت تھی۔ لیکن جب قرآنِ کریم نے حکم دے دیا اور واضح تعلیم آگئی اور قرآنِ کریم میں درج ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لونڈیوں کو رکھنا ہے تو ان سے نکاح کرواور ان کے حق مہر مقرر کرو اور پھر اس تعلیم کو مزید پختہ کردیا کہ تم نے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی۔ اور اس میں مزید یہ بھی لکھ دیا کہ اگر تم انصاف نہیں کرسکتے تو ایک ہی کافی ہے۔

چونکہ جنگ کی وجہ سے عورتیں بیوہ ہوجاتی ہیں بچّے یتیم ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام نے مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی کہ ان یتیم لڑکیوں سے یا بیواؤں سے شادی کروتا کہ تم شادی کرکے ان کے بچے پال سکو اور ان کا خیال رکھ سکو۔

پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ تعلیم آنے کے بعد کس طرح عمل ہوا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جب قرآن کریم کی تعلیم آگئی تو صحابہ سے بڑھ کر کون عمل کرنے والا تھا؟ قرآن مجید پر سب سے زیادہ وہی عمل کرتے تھے جن کے زمانے میں وہ اتر رہا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح فرما رہے تھے۔ قرآن کریم میں جہاں لونڈیوں سے نکاح کا لکھا ہے وہاں ان کا حق مہر بھی مقرر فرمایا ہے۔ اور پھر لونڈی اور غلاموں کو تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ویسے بھی ختم کردیا کہ آج سے کوئی غلام نہیں ہے۔ اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھی غلام نہیں رکھے۔ ایک یہ ہے کہ کہیں سے عورت اغوا کی یا کہیں سے خریدی اور آگے بیچتے چلے گئے تو وہ لونڈی ہے۔ اور دوسرا جنگ کا مال ہے۔ یعنی ایک قبیلہ نے اسلام پر حملہ کیا۔ ان کے سارے لوگ حملہ آور ہوئے تو ان پر مسلمانوں نے جب فتح پائی تو ان میں فوجی بھی تھے اور عام پبلک بھی تھی جن میں خواتین بھی تھیں تو ان میں سے قیدی بنائے۔ اور پھر ان کو یہ سہولت دی کہ جو مرد یا عورتیں اپنا جرمانہ دے کر آزاد ہونا چاہتے ہیں ہوسکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی طے کیا کہ اگر تم کام کرکے اتنی رقم دے دو تو تم آزاد ہوسکتے ہو۔ پھر اس کے علاوہ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر ان سے کوئی معاہدہ کرلو کہ تمہاری اتنی سروس کردیں گے تو وہ بھی کرلو اور پھر اس کے بعد ان کو آزاد کردو۔ پس جنہوں نے ظالمانہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کیا، مسلمانوں نے ان کا جواب دیا اور ان کے مرد یا عورتوں کو غلام بنالیا۔ اگر سزا کے طور پر ان سے جو بھی سلوک کیا جائے منع نہیں تھا۔ اس دنیا میں بھی یہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں تو خدا تعالیٰ نے ان کا یہ honour رکھا ہے کہ تم نے اگر عورتوں کو رکھنا ہے تو ان سے شادیاں کرو۔ لونڈی بنانے کا رواج عربوں میں تھا وہ تو شروع سے ہی بند ہوگیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو ان کے سارے غلام آزاد کردیئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ: میں ایک دفعہ سنّی دوست سے احمدیت کے بارہ میں بات کررہی تھی اور اس کو بتارہی تھی کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور یہ کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگئے ہیں۔ تو وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں تو پھر دنیا میں کرپشن کیوں ہے؟ اس کا جواب کیا ہوگا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسے کہو کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحیح طریقہ سے ماننے والے ہیں ان میں کرپشن نہیں ہے اور وہ اسی لئے آئے ہیں۔ وہ آئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں اور میرے دو کام ہیں۔ ایک بندے کو خدا سے ملانا اور بندے کا جو دوسرے بندے پر حق ہے وہ اسے دلوانا۔ تو جب دوسروں کے حقوق ادا کرو گے تو کرپشن نہیں ہوگی۔ تو ان سے کہو کہ جماعت احمدیہ یہی کوشش کرتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں ہر خطبہ میں یہی سمجھاتا رہتا ہوں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمارے اندر اور دوسروں کی نسبت ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیے اور ایک واضح فرق ہونا چاہئے۔ اور جو لوگ جماعت میں شامل ہورہے ہیں وہ اسی لئے ہورہے ہیں تاکہ ان برائیوں سے نجات ملے۔ اصل بات یہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر حضرت مسیح موعود نے دمشق کے کنارے پہ اترنا ہے اور اس کے ساتھ مہدی معہود نے ہونا ہے تو تلوار لے کر کتنے لوگوں کو کرپشن سے دور کروائیں گے۔ دنیا میں تو بہت زیادہ کرپشن پھیلی ہوئی ہے۔ کیا وہ پہلے سعودی عرب سے شروع کرے گا پھر سیریا جائے گا جہاں بہت کرپشن ہوئی ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی نہیں ادا ہورہے اور پھر ساری دنیا میں پھرتے پھرتے اس کی زندگی ختم ہوجائے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
کرپشن ختم کرنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم دے گا کہ جو اسلام کی اصل تعلیم ہوگی۔ اور اس تعلیم سے وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا اور اسلام کی صحیح تعلیم قائم کرے گا۔ اسی کو کرپشن ختم کرنا کہتے ہیں۔ کرپشن ڈنڈے کے زور سے تو نہیں ختم ہوسکتی۔ ویسے کس طرح کرپشن کا پتہ لگے گا؟ کیا پتہ کہ underhand کتنی کرپشن ہورہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم لائے گا کہ لوگ اپنی کرپشن سے توبہ واستغفار کریں۔ اور ہم یہی بتاتے رہتے ہیں۔ اور ہم تو مسلسل یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں جس سے کرپشن سے نجات مل سکتی ہے۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضورانور کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم سے کلاس کا آغاز ہوا جو عزیزم سید لبیب احمد جنود نے کی اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ مدثر احمد اور انگریزی ترجمہ ارسلان سلمان نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مستجاب قاسم کانگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم عاطر مجتبیٰ خان نے پیش کیا۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ، گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق وفجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الادب)

اس کے بعد حدیث کا انگریزی ترجمہ عزیزم ارسم ورک نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم ممتاز جاوید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم تحسین احمد نے سچائی کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضورانور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ مجلس سوال وجواب

اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁......ایک واقفِ نو بچے نے سوال کیا کہ حضور آپ سیسکاٹون کب تشریف لائیں گے؟

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جوابًا فرمایا کہ جب اللہ چاہے گا۔

❁……ایک اور واقفِ نو نے عرض کی کہ وہ MBA کر رہے ہیں اور اس پر 19 ہزار ڈالرز خرچ ہوں گے۔ تو کیا واقفینِ نو اسٹوڈنٹس لون (Loan) لے سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ لون (Loan) سود کے بغیر ہوگا؟ جس پر طالب علم نے عرض کی کہ حضور کچھ مدّت کے بعد دو فیصد سود لگے گا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید دریافت فرمایا کہ جب تک پڑھ رہے ہیں اس وقت تک کوئی سود نہیں ہے؟ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر بغیر سود کے ہے تو لے سکتے ہیں لیکن اگر کوئی اور مجبوری ہو تو مجھے بھی بتا سکتے ہیں۔

❁……ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ ان کے غیر احمدی دوست ہیں اور وہ پوچھتے ہیں کہ قرآنِ کریم سے کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور امام مہدی ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: بہت ساری باتیں ہیں جن پر مسلمان عمل کرتے ہیں مگر وہ قرآن میں نہیں پائی جاتیں۔ کیا قرآنِ کریم سے ثبوت ملتا ہے کہ ہمیں نمازِ فجر کی دو سنتیں اور دو فرض ادا کرنے چاہئیں؟ یا پھر جس طرح ہم ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں، اس کی تفصیل ملتی ہے؟ اور پھر مغرب اور عشاء کی نمازوں ہیں۔ کیا ان کی رکعتوں کا قرآن کریم میں کوئی ثبوت ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ بعض چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کیں؟ اب فرض نمازوں کی جو رکعات ہیں، جو سنتیں ہیں اور جو نوافل ہیں یہ سب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق کر رہے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بعثت کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی کہ ایک وقت آئے گا کہ جب مسلمان صرف نام کے مسلمان ہوں گے اور عمل کے لحاظ سے نہیں ہوں گے۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اور اس زمانہ میں مساجد بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مہدی کی آمد کے کچھ نشانات ہوں گے اور وہ نشانات قرآنِ کریم میں بھی ہیں۔ مثلاً پُرانے زمانہ کے ذرائع آمد و رفت ترک کر دیئے جائیں گے۔ اور اب ہم یہ دیکھ بھی رہے ہیں کہ وہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ کوئی بھی شخص اب گھوڑا، اونٹ یا اور اس قسم کی کوئی چیز آمد و رفت کے لئے استعمال نہیں کرتا۔ اور اس کے علاوہ قرآنِ کریم میں اور بھی کئی نشانات ہیں۔ مثلاً پریس اور میڈیا اور پیغام پھیلانے وغیرہ کے ذرائع کے بارہ میں ذکر ہے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے اور ساری دنیا میں نشر و اشاعت اور ذرائع مواصلات ایسے ہیں کہ منٹوں میں پیغام پہنچ جاتا ہے۔ سورۃ التکویر میں بہت ساری پیش گوئیاں ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور سورتیں بھی ہیں جہاں امام مہدی کے زمانہ کے حوالہ سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اگر آپ پڑھیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو قرآن شریف میں موجود ہیں وہ اِس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
قرآن شریف کی تفسیر کون کرتا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہیں۔ تو جب سورۃ الجمعۃ کی یہ آیت وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو یہاں تو نہیں ہیں لیکن ہم سے آخری زمانہ میں ملیں گے؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ اِن لوگوں میں سے ہوں گے یعنی اہلِ فارس یا غیر عرب لوگوں میں سے ہوں گے۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں موجود ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
پھر اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ایسے نشانات ہیں جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئے اور نہ آئندہ کبھی ہوں گے۔ وہ آسمانی نشانات ہیں اور وہ نشانات سورج اور چاند کا گرہن ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ جن تین دنوں میں چاند اور سورج گرہن ہوتے ہیں، ان میں سے چاند گرہن پہلے دن اور سورج گرہن دوسرے دن ہوگا۔ اور یہ 1894ء میں ہوا۔ وہ لوگ جو فلکیات کا علم رکھتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ چاند گرہن تین دنوں یعنی مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں میں سے ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن 27، 28 اور 29 تاریخوں میں ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمایا کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ میں ہوگا۔ 1894ء میں یہی بات مشرقی hemisphere میں ہوئی اور 1895ء میں یہی بات مغربی hemisphere میں ہوئی۔ اور شمالی امریکہ اور کینیڈا بھی اس بارہ میں جانتا ہے۔ اور کئی امریکہ کے اخبارات نے ذکر کیا کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ اور انہی دنوں میں ہوئے۔ اور ہندوستان کے اخبارات میں بھی ذکر ہے کہ یہ گرہن رمضان کے مہینہ اور انہی دنوں میں ہوئے۔ اور یہ وہ نشان ہے جس کو اس زمانہ کے نام نہاد ملّاں اور علماء مانگ رہے تھے۔ جب یہ نشان پورا ہوا تو انہوں نے کہہ دیا کہ نہیں یہ نشان نہیں ہے۔ اور اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تو یہ لوگ ضدّی لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا نہیں چاہتے اور بہانے کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سارے نشانات ہیں جو قرآنِ شریف میں موجود ہیں اور ان نشانات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریح فرمائی ہے۔ آپ سورۃ تکویر کو پڑھیں تو آپ کو بہت سارے نشانات مل جائیں گے۔

❁……ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ ہم دجال کو اپنی روزمرہ زندگی میں کس طرح پہچان سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
سوال یہ ہے کہ دجال ہے کیا؟ دجل کا مطلب ہے دھوکہ یعنی جو چیز بھی آپ کو دھوکہ دے رہی ہے وہ دجالیت ہے اور اس زمانہ میں اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں عیسائیت نے غلط رنگ اختیار کر کے غلط طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا کر پیش کیا اور پھر اس کو ذرائع مواصلات استعمال کر کے پھیلایا۔

اسی دھوکا دہی سے اُس وقت انڈیا میں بھی لاکھوں مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو گئے، وہ زمین میں دفن ہیں، عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ان کا درجہ بڑا اونچا ہے۔ تو یہ ایک دھوکا تھا جو دیا جا رہا تھا۔ یہ بھی دجل تھا اور اُس زمانہ میں اپنی انتہاء پر پہنچا ہوا تھا۔ اور آج کے زمانہ میں بھی دجالیت موجود ہے جب غلط رنگ میں مذہب کو بیان کیا جائے یا غلط رنگ میں کسی بھی چیز سے فائدہ اٹھایا جائے تو یہ دجالیت ہی ہے۔ گورنمنٹوں کے بعض پولیٹکل بیان ہی ہوتے ہیں جو غلط رنگ میں دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً اب میں جانتا ہوں یہی مغربی قومیں ہیں، بعض حکومتیں ہیں جو ایک طرف تو کہتی ہیں کہ شدّت پسندی ختم کرو اور مسلمان سب شدّت پسند ہیں اور یہ ہے اور وہ ہے۔ اور دوسری طرف یہی وہ لوگ ہیں جن میں سے بعض شدت پسندوں کو فنڈنگ بھی کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
ایک انسانی حقوق کے کارکن سے، جو ایک ملک کے وزیر اعظم کا بڑا مشیر تھا، میری بات ہوئی تو اس سے میں نے کہا کہ تم لوگ ایک طرف تو کہتے ہو کہ دہشت گردی ہو رہی ہے اور دوسری طرف ایک حکومت کی طرف سے ان دنوں پاکستان کو دینے کیلئے ساڑھ ملین ڈالر سعودی عرب کو دیئے گئے تھے۔ تو میں نے کہا یہ کس لئے بھیجے ہیں؟ تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تو کوئی مجھے جواب نہیں دے سکا۔ ہنس کے چپ کر گیا۔ تو یہ بھی دجل ہے۔ تو ہر چیز جہاں دھوکا چل رہا ہے دجل ہی ہے۔ تو یہی دجال ہیں، اور ہمیں ان سے بچنا ہے اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے۔

❁……ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری میں اپنے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ وہ واقفینِ نو جو بزنس سٹڈیز میں ہیں وہ اپنا وقف چھوڑ دیں، اس میں کیا حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ بات صحیح طرح نہیں سمجھے۔ اس خطبہ کو غور سے سنیں۔ چھ سات مضامین میں نے بتائے تھے کہ یہ بڑے اہم مضامین ہیں کہ جن کی اس وقت جماعت کو ضرورت ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بزنس پڑھ رہے ہیں۔ جب ان سے پوچھو کہ کیا کرو گے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے بعد اپنا بزنس کریں گے یا میرے ماں باپ کا، فیملی کا بزنس ہے اس میں جائیں گے۔ تو ان کو میں نے کہا تھا کہ ایسے لوگوں کو تو چاہئے کہ اگر وہ اس نیت سے پڑھ رہے ہیں کہ اپنے فیملی بزنس میں جانا ہے یا اپنا بزنس کرنا ہے تو وہ پھر وقف چھوڑ دیں اور یہ اعلان کریں کہ ہم نے وقف توڑ دینا ہے۔ یہ نہ ہو کہ آخر وقت تک پڑھتے رہیں اور ہم سمجھیں کہ وقفِ زندگی ہے اور جو گریجوایشن کر لے، ماسٹرز کر لے، کوالیفائی کر لے، اور جب وقت آئے کہ آؤ جماعت کی خدمت کرو تو کہہ دے السلام علیکم، میں تو اپنا فیملی بزنس کر رہا ہوں۔ میں نے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ وقفِ نو کو ہر لیول پہ راہنمائی چاہئے۔ ایک منصوبہ ہونا چاہئے۔ اس منصوبہ کے لئے میں نے جماعتوں کو کہا تھا کہ اگلے تین چار مہینوں میں مجھے ایک منصوبہ بنا کر بھجیں کہ آپ کے واقفینِ نو کتنے ہیں۔ ان میں سے کتنے ڈاکٹر بن سکتے ہیں، کتنے ٹیچر بن سکتے ہیں، کتنے انجینئر بن سکتے ہیں اور کتنے انجینئرنگ کی مختلف برانچز میں جائیں گے؟ کتنے زبان دان بن سکتے ہیں اور کون کون سی زبانوں میں جا رہے ہیں؟ اور کتنے ماہرِ اقتصادیات بنیں گے یا بزنس پڑھیں گے یا اکاؤنٹنگ پڑھیں گے۔ اور اسی طرح مختلف علوم ہیں۔ پتہ نہیں کہ کینیڈا والوں نے ابھی تک بھجا ہے یا نہیں؟ تو یہ سارا منصوبہ ہمارے سامنے ہو تو منصوبہ بندی کر سکتے ہیں کہ اگلے دس سالوں میں ہمیں کیا کیا چاہئے۔

اگر اس طرح haphazard کام ہو رہا ہو تو وقفِ نو کا کوئی جھنڈ تو ہم نے جمع نہیں کرنا۔ ہمیں تو ایسے لوگ چاہئیں جو جماعت کے کام آسکیں۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ ایک تو ہمیں پتہ ہونا چاہئے۔ جس کو پوچھو وہ کہتا ہے کہ میں گرافکس میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ میں بیچلر کر رہا ہوں یا اکاؤنٹنگ میں کر رہا ہوں۔ سارے گرافکس میں چلے جائیں گے تو ہمارے پاس تو MTA کے لئے اتنی ضرورت نہیں ہے کہ ہر ایک کو گرافکس میں لے لیں۔ اس لئے ہر موقع پر رہنمائی لیں۔ 15 سال کی عمر میں، 18 سال کی عمر میں، اور یونیورسٹی ختم کرنے کے بعد بھی رہنمائی لیں۔ باقی اگر آپ فائنانس یا بزنس ایڈمنسٹریشن میں ہیں اور آپ کی نیت وقف کرنے کی ہے تو پہلے پوچھیں کہ میں یہ پڑھ رہا ہوں اور مجھے آگے کیا کرنا چاہئے۔ پھر ہم آپ کی رہنمائی کریں گے کہ آپ کو کیا کرنا چاہئے۔ میں نے اس طرح نہیں کہا تھا کہ اگر بزنس پڑھو گے تو گناہ ہو جائے گا اور تمہیں سزا مل جائے گی۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ ترجمہ کرنے والے نے پتہ نہیں کیا ترجمہ کیا مگر خطبہ کے الفاظ یہ نہیں تھے۔ انگریزی میں خلاصہ نہ پڑھیں بلکہ تفصیل سے پڑھیں۔ آپ کو اردو آتی ہے تو تفصیل سے خطبہ سنیں۔ خطبہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ہر وقت جو آپ iPad لے کر اِدھر اُدھر دیکھتے رہتے ہیں، تو اس خطبہ کو بھی سن لیں۔

❁……ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضور خاکسار جامعہ میں جانا چاہتا ہے تو کیا تخصص کے بعد ہم کسی اور مضمون میں پڑھائی کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تم پہلے جامعہ جاؤ پھر فیصلہ کریں گے کہ تمہیں تخصص کرانا ہے کہ نہیں کرانا۔ تخصص کا فیصلہ تم نے خود نہیں کرنا۔ جب آپ جامعہ میں پڑھیں گے تو پتہ لگے گا کہ آپ کا کس چیز میں رجحان ہے اور اس کے مطابق پھر آپ کو تخصص اگر کرانا ہوگا تو جماعت کرائے گی۔ اگر جماعت سمجھے گی کہ آپ کو تخصص نہیں کروانا اور آپ کو فیلڈ میں بھیج دینا ہے کہ جائیں تبلیغ کریں، بولیویا میں یا Trinidad میں یا گوئٹے مالا میں یا برکینا فاسو میں یا مالی میں جہاں آج کل نائیجریا کے Bokoharam والے شدّت پسند مسلمان کام کر رہے ہیں وہاں جا کر تبلیغ کرنی ہے۔ آپ کو کہاں بھجوانا ہے یا کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے، آپ نے نہیں کرنا۔ شاہد کی ڈگری کے بعد آپ کو جماعت بتائے گی کہ آپ میں اتنی استطاعت اور صلاحیت ہے کہ آپ نے تخصص کرنا ہے یا نہیں۔ تخصص میں تو چند ایک لئے جاتے ہیں۔ اگر اتنے بہترین طالب علم ہو جاؤ گے تو پھر اس وقت فیصلہ ہو جائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمارے بعض متخصصین ایسے بھی ہیں کہ انہیں تخصص کرانے کے بعد انہیں یونیورسٹی سے ماسٹرز بھی کرایا ہے۔ انگلش میں بھی کرایا ہے۔ یہاں بھی ایک دو فرنچ میں کر رہے ہیں، پھر بائبل کے علم میں کر رہے ہیں۔ بعض دینی علوم میں تخصص کر رہے ہیں اور بعض عربی زبان میں بھی کر رہے ہیں۔ اگر وہ اچھے، shining، بہترین طالب علم ہوں تو جامعہ کے لڑکوں کو آگے مزید یونیورسٹی میں بھی بھیجا جاتا ہے۔

❁……اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ مجھے یہ بتاؤ آپ میں سے کتنوں نے جامعہ میں جانا ہے؟

چند ایک ہاتھ کھڑے ہوئے۔ تو اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنے تھوڑے لڑکے اور وہ بھی چھوٹی عمر کے۔ ان میں بڑے تو ہیں نہیں۔ وہاں ابھی یوکے میں خدام الاحمدیہ نے تربیتی کلاس کی ہے تو وہاں GCSE کے چالیس لڑکوں نے جامعہ جانے کے لئے فارم بھی حاصل کئے ہیں۔ یہاں آپ لوگ نکمے ہو، ہاتھ ہی نہیں اٹھاتے۔

❁……پھر ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص خلیفہ کے لئے منتخب ہو جائے تو اسے کیسے پتہ چلتا ہے کہ وہی خلیفہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت میں ایک نظام ہے۔ ایک

انتخابی کمیٹی ہے۔ یہ انتخابی کمیٹی خلیفہ کی وفات کے بعد بیٹھتی ہے۔ اور پھر وہ نئے خلیفہ کو چنتی ہے۔ یہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ سلوک ہے، اس طرح خدا تعالیٰ جماعت پر اپنا فضل کر رہا ہے کہ انتخابی کمیٹی کے دل میں خیال آتا ہے اور اس کی کئی مثالیں ہیں۔ جو انتخابی کمیٹی میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنی باتیں بتائی ہیں کہ کس طرح ان کے دل میں خیال آیا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے لے کر خلافتِ خامسہ کے الیکشن تک اللہ تعالیٰ کی ہی تائید و نصرت ساتھ چلی آ رہی ہے۔ ان کے دلوں میں جب خیال آتا ہے تو یہی سوچا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ اور سوچا تھا کہ کسی اور کے حق میں رائے دیں گے یا ووٹ دیں گے۔ لیکن لگتا تھا کہ کوئی غیبی طاقت ہے جو زبردستی ہمارا ہاتھ اٹھا رہی ہے اور ہاتھ کو اٹھا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ جو انسان چن لیا جاتا ہے اس کو کس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ خلیفہ ہے؟ تو میرا تجربہ یہی ہے کہ پہلے 10 منٹ تو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہو گیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ ایسی تسلی ڈالتا ہے اور ہر چیز پر سکون ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جو میں کام کروں گا اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے کہ جماعت مسلسل ترقی کر رہی ہے۔ پس اگر جماعت ترقی کر رہی ہے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ شخص جو منصبِ خلافت پر فائز ہوا ہے وہ خدائی رہنمائی میں ہے۔

❁......**ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ جب بھی کوئی بڑی تباہی یا قدرتی آفت آتی ہے تو وہ اکثر غریب طبقہ پر آتی ہے تو اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آفت جب آتی ہے تو غریب ممالک پر تو نہیں آتی۔ امریکہ غریب ملک تو نہیں ہے جس پر اتنے طوفان آ رہے ہیں؟ ہاں، جو امیر لوگ ہیں تو پبلک ہی ہے جو ان کو امیر بنا رہی ہوتی ہے۔ کوئی انڈسٹری چل رہی ہے تو اس میں جو عام مزدور ہے وہی کام آ رہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اگر میں نے دنیا کو ایک دم میں تباہ کرنا ہوتا تو میں جانداروں میں سے کسی چیز کو نہ چھوڑتا۔ اس کا مطلب ہے کہ جو جاندار چیزیں ہیں، جانور وغیرہ، پہلے ان کی تباہی آتی اور جب ان کی تباہی آتی تو انسان کی تباہی بھی آ جاتی۔ تو غریب زیادہ متاثر اس لئے ہوتا ہے کہ علاقہ میں ان کے پاس اچھے مکان نہیں ہیں یا بعض slums میں رہنے والے ہیں۔ یا قحط ہے تو اس کیلئے تو امیروں نے ذخیرہ کر لیا۔ لیکن امیر کتنے لوگ ہوتے ہیں؟ ایک تھوڑی سی آبادی ہوتی ہے جو اس لیول کی ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو بچا سکے۔ باقی کسی بھی قسم کی آفت سے یا قحط سے یا کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو عام پبلک پہلے متاثر ہوتی ہے لیکن آخر کار دوسرے بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس کا مختصراً جواب یہی ہے۔

❁......**ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ میں کیتھولک اسکول میں جاتا ہوں اور اپنے اساتذہ کے ساتھ جب بات کرتا ہوں تو ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ ایک خدا کو کیوں نہیں مانتے۔ تو وہ اس سوال سے بھاگتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے دل کو بڑا کیا ہے۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ ایک خدا کو تو مانتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ باپ اور بیٹا بھی ہے۔ اور سب ایک ہی ہیں۔ تو ان سے کہو کہ اگر سب ایک ہی ہیں تو پھر باپ کون ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ اگر ایک خدا کی بجائے دو خدا ہوں اور ہر ایک خود مختار ہو تو پھر باپ بھی خود مختار ہوگا اور بیٹا بھی۔ اور ہر ایک اپنی مرضی کرے گا جس سے سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ کُل کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے کوئی ایک طاقت ہونی چاہئے جو کنٹرول کر رہی ہو۔ اور وہ جو کنٹرول کرنے والی طاقت ہے وہی خدا ہے اور اسی کے تحت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے ازراہِ شفقت طلباء میں تحائف تقسیم فرمائے اور واقفین سے مختلف امور کے بارے میں استفسار بھی فرماتے رہے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے سو افراد اور تین افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون، مانٹریال اور ٹورانٹو سے طویل اور تھکا دینے والے سفر کر کے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبہ نکاح و اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا:

تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔'' بعد ازاں حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ عفت ارشد صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد ارشد صاحب کا نکاح عزیزم فہد نوید احمد ابن مکرم ڈاکٹر شفیق احمد قیصر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ ماہم احمد صاحبہ بنت مکرم محمد مبشر اللہ چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم بلال ملک صاحب ابن مکرم ناصر محمود ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ رابعہ امتیاز صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح Mr. Jordan William Horbay ابن مکرم Bill Horbay کے ساتھ طے پایا۔

عزیزم William Horbay کینیڈین نوجوان ہیں اور انہوں نے مئی 2012ء میں بیعت کی تھی۔

حضور انور نے اس نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ نکاح کے موقع پر یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں نکاح کی بنیاد، شادی کی بنیاد تقویٰ اور سچائی پر ہے اور مرد اور عورت دونوں کو ہر وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے اور تقویٰ اور سچائی ہمیشہ ان کے مدنظر رہنی چاہئے۔ اگر آپ دونوں ہمیشہ اس کو مدنظر رکھیں تو کامیاب زندگی گزاریں گے اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ یہ بندھن زندگی کے آخری لمحے تک قائم رہے گا۔ انشاءاللہ

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سبھی فریقین کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ: صداقتِ احمدیّت از صفحہ 4

بقیہ: صداقتِ احمدیّت از صفحہ 4

تیاری کا حکم دیا۔ مگر ان کی قوم نے یہ دیکھ کر کہ ہمارا دشمن بڑا طاقتور ہے کہا کہ اس سے ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تم خدا کا نام لے کر چلو تو سہی خدا ہمیں مدد دے گا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا: اے موسیٰؑ! ہم تو اس دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہرگز نہ جائیں گے۔ تیرا خدا اور تُو جا اور جا کر لڑو۔ بائبل سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی جماعت کا ایک بہت قلیل حصّہ مقابلہ کے لئے تیار ہوا اور باقی ساری کی ساری قوم پیچھے رہ گئی۔ (استثناء باب 1 آیت 26 تا 33 برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ 1922ء) اس سے ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی جماعت کے اکثر حصّہ کی حالت یہ ہوئی کہ اس نے ان کو کہہ دیا کہ تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم نہیں جائیں گے۔

ان کے بعد ہم حضرت عیسیٰؑ کی طرف آتے ہیں۔

وہ دنیا میں آئے اور انہوں نے لوگوں کی اصلاح کی جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر اس وقت ہمیں مقابلہ کر کے یہ دیکھنا ہے کہ ان کا کام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیسا تھا۔ ان کی جماعت میں بھی یہی نظر آتا ہے کہ جب دشمن نے حضرت عیسیٰؑ کو پکڑنا چاہا تو اس وقت ان کے بڑے حواری سے جس کو انہوں نے اپنی جماعت کا امام بنایا ہوا تھا جب پوچھا گیا کہ تو عیسیٰؑ کو جانتا ہے؟ تو اس نے یہ دیکھ کر کہ میں بھی پکڑا جاؤں گا کہا کہ مَیں تو اس پر لعنت کرتا ہوں۔ (متی باب 26 آیت 74 برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ 1922ء) تو بجائے اس کے کہ وہ اس وقت یہ کہتا کہ ہاں مَیں اسے جانتا ہوں جو اس کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا وہ کہتا ہے کہ مَیں اسے جانتا ہی نہیں اور پھر اس پر بس نہیں کرتا بلکہ لعنت کرتا ہے۔

ان واقعات کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کو دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکّہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہیں اور مدینہ آ کر مدینہ والوں کے ساتھ یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو مدینہ والے اس کے مقابلہ میں لڑیں گے اور اگر باہر جا کر لڑنا پڑا تو ان پر لڑنا فرض نہ ہوگا۔ لیکن جب اُحد کی لڑائی کا وقت آیا اور دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا تو صحابہؓ میں مشورہ ہوا اور یہ قرار پایا کہ مدینہ سے باہر نکل کر لڑیں تا کہ لڑائی کے لئے کھلا میدان مل جائے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ دشمن کی تعداد اتنی کثیر تھی کہ مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ دشمن کے پاس تین ہزار تجربہ کار سپاہی تھے اور مسلمانوں کے صرف ایک ہزار آدمی تھے جن میں سے اکثر لڑائی سے ناواقف تھے۔ کیونکہ مدینہ کے لوگ لڑائی کرنا نہ جانتے تھے۔ وہ زمینداری اور زراعت میں مصروف رہتے تھے اور جس طرح ہمارے ملک میں رواج ہے کہ غلطی سے پیشوں کی وجہ سے لوگوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے اسی طرح ان کو حقیر سمجھا جاتا تھا اور ان کے متعلق کہا جاتا تھا کہ یہ کیا لڑیں گے۔ یہ لوگ بھی اس ایک ہزار کی تعداد میں شامل تھے۔ پھر اس میں تین سو لوگ ایسے تھے جو منافق تھے اور جن کو سب مسلمان جانتے تھے کہ ہمیں گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے مسلمان سمجھتے تھے کہ ہماری تعداد دشمن کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ مشورہ دو باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کریں یا اندر سے ہی۔ آخر فیصلہ ہوا کہ باہر جا کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ آپ نے بدر کے موقع پر بھی فرمایا تھا کہ ہاں مشورہ دو۔ جس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ انصار بولیں کہ ان کا کیا ارادہ ہے کیونکہ ان سے معاہدہ تھا کہ اگر باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا تو وہ نہ جائیں گے۔ اس پر ایک انصاری اُٹھا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ ہم بولیں ہم نے جب آپ کو خدا کا رسول مان لیا تو اب کیا ہے اگر آپ ہمیں کہیں گے کہ سمندر میں گھوڑے ڈال دو تو ہم ڈال دیں گے۔ ہم موسیٰ کی جماعت کی طرح نہ کہیں گے کہ جا تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ بلکہ جب تک دشمن ہماری لاشوں کو روند کر آپ تک نہیں آئے گا ہم اسے نہیں آنے دیں گے۔

(سیرت ابن ہشام عربی جلد 2 صفحہ 226 مطبوعہ مصر 1936ء)

یہ تھا پھل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا۔ اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

اب دیکھو کس کے پھل اعلیٰ ہیں۔ آیا موسیٰؑ کے جنہوں نے کہہ دیا تھا کہ تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم نہیں جائیں گے۔ یا عیسیٰؑ کے جس کے خاص حواری نے ان پر لعنت کی تھی۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے باوجود باہر جا کر نہ لڑنے کا معاہدہ کیا ہوا تھا یہ کہا کہ اگر دشمن آپ تک پہنچے گا تو ہماری لاشوں کو روند کر ہی پہنچے گا۔ جیتے جی ہم اسے آپ تک نہ آنے دیں گے۔

کوئی کہہ سکتا ہے جوش میں آ کر لوگ اس طرح کہہ ہی دیا کرتے ہیں لیکن جب مصیبت آ پڑتی ہے تب یہ جوش قائم نہیں رہتا۔ مگر انہوں نے یہ زبان سے ہی نہ کہا بلکہ لڑائی میں بھی گئے اور خدا تعالیٰ نے ان کے دعوے کو سچّا کرنے کے لئے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے نرغے میں گِھر گئے اور ایسے خطرناک طور پر گِھر گئے کہ عام خبر مشہور ہو گئی کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ اس وقت ان لوگوں کی کیا حالت ہوئی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک انصاری حضرت عمرؓ سے جنہوں نے سر نیچے ڈالا ہوا تھا آ کر پوچھتے ہیں کیا ہوا؟ وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ یہ سن کر وہ انصاری کہتے ہیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے چلے گئے ہیں تو ہمارے یہاں رہنے کا کیا فائدہ۔ چلو ہم بھی چلیں اور لڑ کر مر جائیں۔ یہ کہہ کر وہ گئے اور لڑ کر مارے گئے اور اس سختی سے لڑے کہ جب ان کی لاش کو دیکھا گیا تو اس پر ستر زخم لگے ہوئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام عربی جلد 3 صفحہ 88 مطبوعہ مصر 1936ء)

پھر اور اخلاص کا نمونہ دیکھئے۔ جب دشمن تیر پر تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مار رہا تھا تو چند صحابہؓ آپؐ کے اردگرد کھڑے ہو گئے جن کی پیٹھیں تیروں سے چھلنی ہو گئیں۔ کسی نے ایک صحابیؓ سے پوچھا جب تم پر تیر پڑتا تھا تو کیا تم اُف بھی نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا مَیں اُف اس لئے نہ کرتا تھا کہ کہیں میرا جسم نہ ہل جائے اور تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جا پڑے۔

(باقی آئندہ)

ایک کلمہ گو عاشقِ رسولؐ جماعت کے ”یوم تکفیر“ کے موقع پر پیر مہر علی شاہ صاحب کا تذکرہ

خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ طیبہ کو اسلام کی اساس قرار دیا تھا۔ اس کے برعکس پاکستان میں ہر سال سات ستمبر کو کچھ لوگ کلمہ گو عاشقِ رسولؐ جماعت احمدیہ کا ”یوم تکفیر“ مناتے ہیں۔ ستمبر 2012ء میں اُس روز گولڑہ نزد اسلام آباد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا جو کام پیر مہر علی شاہ صاحب نے شروع کیا تھا اس کو ذوالفقار علی بھٹو نے مکمل کیا۔ پیر صاحب کا ذکر ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں کافی ملتا ہے کیونکہ ان میں صاحبانِ بصیرت کے لئے بہت سے خدائی نشانات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض امور مختصراً درج ذیل ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ احمدیت جلد دوم وحیات طیّبہ مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب، مربی سلسلہ)

1896ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن پیروں کو نام لے کر مباہلہ کی طرف بلایا تھا اُن میں پیر مہر علی شاہ صاحب بھی شامل تھے جو چشتی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ شروع میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک گونہ عقیدت بھی تھی مگر کچھ عرصہ بعد میدانِ مخالفت میں آ گئے اور حضرت اقدس کے خلاف اردو میں ایک کتاب ”شمس الہدایہ فی اثبات حیاتِ المسیح“ لکھی جس میں حیاتِ مسیحؑ کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ کتاب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی تو چونکہ اس میں کوئی نئی دلیل نہ تھی وہی دلائل تھے جن کا آپ پہلے کئی بار جواب دے چکے تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک آسان فیصلہ کی طرف بلایا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف کے مطابق خدا اپنے سچے بندوں کی تین طرح سے تائید فرماتا ہے۔ خدا ان سے غیر معمولی اور امتیازی سلوک فرماتا ہے۔ ان کو بطور خاص قرآن کریم کے معارف کا علم دیتا ہے اور ان کی اکثر دعائیں قبول فرماتا ہے۔ آؤ اور ان تینوں باتوں میں میرے ساتھ مقابلہ کرلو دنیا خود دیکھ لے گی کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ آئیں ہم ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر قرعہ اندازی کے ذریعہ قرآن کا کوئی حصہ نکال کر اس کی عربی میں تفسیر لکھیں۔ ہم دونوں کے پاس نہ کوئی کتاب ہو، نہ کوئی مددگار اور چپکے چپکے اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ پھر تین ایسے اہل علم جو نہ میرے مرید ہوں اور نہ آپ کے وہ یہ حلفاً فیصلہ کریں کہ ان دونوں تفسیروں اور دونوں عربی عبارتوں میں سے کونسی تفسیر اور عبارت روح القدس کی تائید سے لکھی ہوئی ہے۔ اگر یہ ثابت ہوگیا کہ درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہوسکا یا مجھ سے بھی ہوسکا مگر انہوں نے بھی میرے مقابلہ پر ایسا ہی کر دکھایا تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں اقرار کرلوں گا کہ حق پیر مہر علی شاہ کے ساتھ ہے۔ اور اس صورت میں مَیں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام کتابیں جو اِس دعویٰ کے متعلق ہیں جلا دوں گا اور اپنے تئیں مخذول اور مردود سمجھ لوں گا۔ لیکن اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہوگئی۔ نہ وہ صحیح عربی پر قادر ہوسکے اور نہ وہ حقائق ومعارف سورۂ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے یا یہ کہ اس مباحثہ سے انہوں نے انکار کر دیا تو اِن تمام صورتوں میں اُن پر واجب ہوگا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں۔ (اشتہار 20 جولائی 1900ء)

پیر صاحب اس اشتہار کو پڑھ کر سخت گھبرائے اور اس علمی و روحانی مقابلہ سے بچنے کی ایک ترکیب سوچی۔ انہوں نے یہ غیر معقول تجویز پیش کی کہ ہمیں آپ کی شرائط منظور ہیں لیکن اس مقابلہ سے پہلے قرآن وحدیث کی رُو سے آپ کے عقائد پر بحث ہونی چاہئے۔ پھر اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اُن کے ساتھ کے دو اَور مولویوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ آپ اس بحث میں حق پر نہیں ہیں تو آپ کو میری بیعت کرنی پڑے گی۔ پھر اس کے بعد تفسیر لکھنے کا مقابلہ بھی کر لینا۔

یہ مقابلہ سے گریز کی ایک راہ تھی ورنہ وہ مولوی صاحبان جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فتویٔ کفر دے رکھا تھا اور مخالفت میں پیش پیش تھے وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ حضرت اقدس اپنے دعویٰ اور عقائد میں صحیح ہیں۔ ان کا فیصلہ تو پہلے ہی سب کو معلوم تھا اور پھر ایسی صورت میں کہ مخالف علماء جب حضور کے خلاف اپنی رائے ظاہر کر دیں اور حضور اپنی تمام کتابیں جلا دیں اور پیر صاحب کی بیعت کرلیں تو پھر تفسیر نویسی میں مقابلہ کا کونسا موقع اور وقت رہ جاتا ہے۔ کیا کوئی شخص مرید بن کر پھر اپنے پیر سے بحث کرسکتا ہے؟ یہ بات عقل سے کس قدر دُور ہے کہ جو لوگ کسی کو اپنے دعاوی میں جھوٹا سمجھتے ہوں انہیں سے مدّعی کے خلاف فتویٰ لے کر اس پر خوشی سے ڈھول پیٹے جائیں۔ بھٹو صاحب نے بھی کچھ ایسا ہی کیا تھا۔ غیر احمدیوں کی اسمبلی سے جس میں مفتی محمود صاحب جیسے مخالفِ احمدیت تھے انہیں سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دلوا کر اپنی دانست میں نوّے (90) سالہ مسئلہ حل کیا تھا۔

پیر صاحب کو اچھی طرح معلوم تھا کہ حضرت اقدس نے انہیں تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے لاہور بلایا ہے لیکن سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے وہ 24 اگست 1900ء کو اپنے مریدوں کی ایک فوج لے کر لاہور پہنچ گئے اور حضور کو چیلنج کرنے لگے کہ آؤ میرے ساتھ عقائد کے بارہ میں بحث کرلو۔ اس پر اگلے روز ہی حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب اور حضرت میاں معراج الدین عمر صاحب نے پیر صاحب کو خط لکھا کہ آپ صاف الفاظ میں لکھیں کہ آپ تفسیر نویسی کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں جو حضرت اقدس مرزا صاحب نے آپ کو 20 فروری 1900ء کے اشتہار میں دیا تھا۔ اس پر بھی پیر صاحب مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوئے مگر ان کے مرید اشتعال پھیلانے اور ناواقفوں کو مغالطہ دینے کی کوششوں میں برابر مصروف رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر صاحب پر آخری اتمامِ حُجّت کے طور پر 28 اگست 1900ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں ایک اور طریق فیصلہ کی طرف بلاتے ہوئے کہا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ مجمع عام میں تین گھنٹے تک اپنے دعویٰ اور دلائل کو پبلک کے سامنے بیان کروں اور میری تقریر کے بعد پیر مہر علی شاہ صاحب اٹھیں اور وہ بھی تین گھنٹوں تک پبلک کو مخاطب کر کے یہ ثبوت دیں کہ حقیقت میں قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہے کہ مسیح آسمان سے آئے گا پھر اس کے بعد لوگ ان دونوں تقریروں کا خود موازنہ اور مقابلہ کرلیں گے۔ مگر پیر صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور گولڑہ واپس چلے گئے۔

جب پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے کسی طرح بھی آمادہ نہ ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پر حُجّت پوری کرنے کے لئے یہ تجویز فرمایا کہ وہ اپنے طور پر خود ہی فصیح عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھیں گے جس میں اس سورۃ کے حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے اور انہیں سے اپنے دعویٰ کو ثابت کریں گے اور پیر صاحب بھی اس سورۃ کی فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر لکھیں اور اس سے استنباط کر کے آسمان سے آنے والے مسیح اور خونی مہدی کے عقیدہ کا ثبوت پیش کریں اور یہ دونوں کتابیں (یعنی میری اور میرے مخالفین کی) 15 دسمبر 1900ء سے ستّر دن تک چھپ کر شائع ہو جانی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پیر صاحب کو اجازت دی کہ عربی میں تفسیر سورۃ فاتحہ لکھنے کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی اور مولوی محمد حسن بھیں جو شدید مخالفین سلسلہ تھے ان کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالیں۔ اگر مقررہ عرصہ کے اندر دونوں فریقوں میں سے کوئی تفسیر شائع نہ کرے تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی۔

چنانچہ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 20 فروری 1901ء کو سورہ فاتحہ کی پُر معارف تفسیر فصیح و بلیغ عربی میں ”اعجاز المسیح“ کے نام سے شائع فرمادی۔ لیکن پیر صاحب نے کوئی تفسیر نہ لکھی۔ البتہ ان کے ایک مرید مولوی محمد حسن صاحب سکنہ بھیں ضلع جہلم (حال پاکستان) نے اعجاز المسیح کا جواب لکھنا شروع کیا اور حاشیوں پر اردو میں نوٹ لکھے اور حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب میں جو صداقتیں بیان فرمائی تھیں اُن میں بعض کو جھٹلانے کے لئے لعنة اللّٰه علی الکاذبین لکھا۔ مگر ابھی اس لعنت بھیجنے پر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ خود اس لعنتی موت کے نیچے آ گئے۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 194)

پیر مہر علی شاہ صاحب کو اپنے اس مرید کے نوٹوں کا علم تھا۔ انہوں نے جن دو کتابوں (اعجاز المسیح اور شمسِ بازغہ مصنفہ حضرت مولوی محمد حسن امروہی) پر یہ نوٹ لکھے تھے وہ منگوالیں اور انہیں جمع کر کے ”سیفِ چشتیائی“ کے نام سے ایک کتاب شائع کر دی مگر مولوی محمد حسن مرحوم کے نوٹوں کا اپنی کتاب میں ذکر تک نہ کیا۔ پیر صاحب نے یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجی۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ جب کتاب کو دیکھا گیا اور اس کو اردو زبان میں لکھا ہوا پایا اور تفسیر کا نام ونشان نہ تھا تو بے اختیار ان کی حالت پر رونا آیا۔

جب پیر صاحب نے محمد حسن بھیں کے نوٹوں پر مبنی کتاب ”سیفِ چشتیائی“ شائع کر دی تو ان کی وہ کتابیں جن کے حاشیوں پر انہوں نے نوٹ لکھے ہوئے تھے ان کے گاؤں بھیں میں ان کے والد کو واپس کرنے کے لئے کسی کے ہاتھ بھیجیں۔ اس شخص نے گاؤں کے ایک شخص میاں شہاب الدین سے محمد حسن کے والد کے گھر کا پتہ پوچھا اور بتایا کہ ان کے مرحوم بیٹے کی یہ کتابیں انہیں واپس کرنی ہیں۔ میاں شہاب الدین کے پاس ”سیف چشتیائی“ تھی۔ اس نے دیکھا کہ پیر صاحب نے بغیر کسی تبدیلی کے لفظاً لفظاً محمد حسن کے نوٹ بطور سرقہ اپنی کتاب میں نقل کر لئے ہیں اور ان کا کہیں ذکر نہیں کیا تو اس کو پیر صاحب کے سرقہ اور خیانت پر سخت حیرت ہوئی۔ یہ وہی پیر صاحب تھے جنہوں نے حضورؑ کی کتاب ”اعجاز المسیح“ پر سرقہ کا الزام لگایا تھا کہ اس کے چند فقرے عربی کی مشہور کتاب ”مقامات حریری“ سے لئے گئے ہیں۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

”پھر بعد اس کے میاں شہاب الدین لکھتا ہے مَیں ہر ایک شخص کو جو مہر علی کی اِس خیانت کو دیکھنا چاہے اس کی یہ **قابلِ شرم چوری** دکھا سکتا ہوں بلکہ اُس نے خود پیر مہر علی شاہ کا دستخطی ایک کارڈ بھیج دیا ہے جس میں وہ اس چوری کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن بعد اس کے یہ بیہودہ جواب دیتا ہے کہ اُس نے اپنی زندگی میں مجھے اجازت دے دی تھی کہ اپنے نام پر اس کتاب کو چھاپ دیں۔ لیکن یہ عذر بدتر از گناہ ہے کیونکہ اگر اس کی طرف سے یہ اجازت تھی کہ اُس کے مَرنے کے بعد مہر علی اپنے تئیں اس کتاب کا مؤلّف ظاہر کرے تو کیوں مہر علی نے اس کتاب میں اس اجازت کا ذکر نہیں کیا اور کیوں دعویٰ کر دیا کہ مَیں نے ہی اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تو بے ایمانی کا طریق ہے کہ ایک شخص وفات یافتہ کی کُل کتاب کو اپنی طرف منسوب کرلیا اور اُس کا نام تک نہ لیا۔ ...... اس شخص نے کتاب سیف چشتیائی میں میرے پر الزام سرقہ کا لگایا تھا اور سرقہ یہ کہ کتاب اعجاز المسیح کے تقریباً بیس ہزار فقرہ میں سے دو چار فقرے ایسے ہیں جو عرب کی بعض مشہور مثالیں یا مقامات حریری وغیرہ کے چند جملے ہیں جو الہامی توارد سے لکھے گئے۔ اور اپنی کرتُوت اس کی اب یہ ثابت ہوئی جو محمد حسن مُردہ کا سارا مسودہ اپنے نام منسوب کرلیا...... دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہوگیا اور نہ صرف چور بلکہ کذّاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 446-448)

پیر مہر علی شاہ صاحب کی مذکورہ بالا کہانی سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا واقعی راستبازوں سے دوسروں سے مختلف امتیازی سلوک فرماتا ہے۔ ان پر قرآن کریم کے معارف منکشف فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کو بطورِ خاص شرف قبولیت بخشتا ہے اور محض عددی اکثریت اور نفرتوں کے پرچار سے حق کو دبایا نہیں جاسکتا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم چودھری محمد انور حسین صاحب کی خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عقیدت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15/اپریل 2010ء میں مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے محترم چودھری محمد انور حسین صاحب سابق امیر ضلع شیخوپورہ کی خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب ربوہ تو اکثر آتے جاتے تھے لیکن خلیفۂ وقت جہاں بھی تشریف لے جاتے تھے وہاں بھی آپ اکثر پہنچ جایا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے بیرون از پاکستان دوروں میں بھی اپنے خرچ پر جایا کرتے تھے۔ خلافت ثالثہ کے نصف آخر میں مرکز میں وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے زیادہ آپ ہی کے ذریعے لوگ آپ کے ضلع سے مرکز آتے تھے جس کے بڑے مثبت نتائج نکلے۔ محترم چودھری صاحب کے بیان کردہ بعض ایمان افروز واقعات بھی اس مضمون کا حصہ ہیں جن میں سے انتخاب پیش ہے:۔

☆ آپ بیان کرتے تھے کہ راحت جیولرز والوں کے خاندان میں رمضان صاحب اور غلام نبی صاحب نے بیعت کرلی اور گھر والوں کو تبلیغ کرنے لگے۔ ان کے بھائی غلام احمد صاحب خوب مقابلہ کرتے رہے اور بیعت پر آمادہ ہرگز نہ ہوتے۔ ایک دفعہ اسلام آباد سے واپسی پر کار چلا رہے تھے کہ اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ حضورؒ فرماتے ہیں کہ ’’غلام احمد! تم جتنا مرضی دوڑ و آخر تم نے واپس ہمارے پاس ہی آنا ہے!‘‘ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حادثہ سے بال بال بچے ہیں۔ گاڑی سڑک پر لڑھکنے ہی والی تھی۔ شیخوپورہ پہنچے تو سیدھے میرے پاس کچہری آئے اور بیعت فارم پُر کرنے کے بعد واپس گھر آ گئے۔ پھر ایک شب ان کی والدہ محترمہ نے اٹھ کر کہا کہ میری بیعت کروا دو! بیٹوں نے کہا کہ اماں! صبح تو ہو لینے دو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابھی نظارہ دیکھا کہ جیسے پٹی کی صورت میں سورۃ فاتحہ اتر رہی ہے اور آواز آئی کہ تمہارے بیٹے صراط مستقیم پر ہیں۔

☆ ایک دفعہ راحت جیولرز والوں کے غلام سرور صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دیکھو اگر ابلتے ہوئے پانی کی دیگ میں ایک دو قطرے ٹھنڈے پانی کے ملا دیئے جائیں تو سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں وہ بھی اس کا حصہ بن جائیں گے۔ یعنی بیعت کے بعد اجنبیت نہیں رہتی اور بہت جلد تم جماعت میں گھل مل جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔

☆ ایک دفعہ پانچ چھ افراد ہمارے ساتھ ربوہ گئے۔ اتنے متعصب تھے کہ نہ کہیں سے کھائیں نہ پئیں۔ آخر ملاقات کا وقت آ گیا۔ حضور پُرنور سے ملاقات کے بعد کہنے لگے واہ جی واہ! اتنی فریب کاری کہ جو باتیں ہمارے دل میں تھیں ان سب کا جواب ہمیں مل گیا۔ ہمارے دوستوں نے بتایا کہ کسی نے کوئی بات حضور کو نہیں بیان کی لیکن وہ مُصر تھے کہ میں نے ضرور قبل از وقت حضور کو یہ باتیں بتائی ہوں گی؟

☆ ہر ہفتہ ہم ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تھے بعض افراد تو ہمارے ساتھ کئی کئی دفعہ جاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کسی نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا کہ اگر حضور ہم سے گلے ملے تو بیعت کرلیں گے پھر ملاقات کے وقت ایسا ہوتا کہ حضور صرف انہیں سے گلے ملتے؟ اسی طرح بعض کہتے کہ اگر ہم سے مصافحہ کیا تو بیعت نہیں کریں گے۔ پھر ایسے ہوتا کہ حضور ان سے مصافحہ نہ فرماتے غرض جو کوئی دل میں معیار مقرر کرتا بسا اوقات اسی کے مطابق دیکھتا اور بیعت کرلیتا۔

☆ صادق چٹھہ صاحب نے جب حضورؒ سے متأثر ہوکر بیعت کرلی تو اُن کی اہلیہ نے بول چال بند کردی اور ان کی چارپائی اٹھا کر الگ کمرہ میں کردی۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک رات اہلیہ کے کمرہ سے چیخوں کی آواز آئی اور صبح اہلیہ کا رویہ بدلا ہوا تھا۔ پوچھنے پر اہلیہ نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ دو شخص آئے تھے اور وہ مجھے مارنے لگے کہ تم کیوں نہیں مانتیں جبکہ تمہارا خاوند سچا ہے!۔ پھر اس نے جسم پر سونٹوں سے پڑے لاسوں کے نشانوں دکھائے۔

☆ 1974ء کے واقعات رونما ہونے پر حضورؒ نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کا مجھے (یعنی مکرم چودھری انور حسین صاحب کو) صدر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کو سیکرٹری بنایا۔ کمیٹی نے غور و فکر کیا اور میں نے حاضر ہوکر عرض کی کہ ہمارا اندازہ بارہ لاکھ روپے کا ہے تاکہ ہونے والے نقصانات کی تلافی ہوسکے۔ تجویز یہ پیش کی کہ رقم بعض ضلعی جماعتوں سے جمع کی جائے گی۔ تجویز سن کر حضور نے فرمایا کہ یہ رقم میں دے دیتا ہوں۔ آپ کام کریں۔

☆ حضرت صاحب مجھے کئی دفعہ علاج کرانے کا ارشاد فرماتے لیکن میں ہمیشہ کترا جاتا۔ ایک دفعہ حضور نے ایک میٹنگ رکھی۔ میں بھی حاضر ہوا۔ اس میں بعض دیگر اضلاع کے امراء بھی تھے۔ میں گیا تو حیران ہوا کہ ایک ڈاکٹر کو بھی میرا معائنہ کرنے کے لئے بلوایا گیا ہے۔

☆ میری بیٹی کے اعلان نکاح کے لئے ازراہ شفقت حضورؒ تشریف لائے تو اعلان کے وقت عجیب طرح سے کمال شفقت کا اظہار فرمایا۔ ایجاب کے وقت پوچھا کیا آپ کو اپنی اور میری بیٹی کا نکاح اتنے حق مہر پر منظور ہے۔

☆ شیخوپورہ میں ایک ہیڈ کانسٹیبل نے بھی بیعت کی تھی۔ دراصل وہ حضور کو دیکھتے ہی آپ کے چہرہ سے انتہائی طور پر متأثر ہوگیا تھا کہ یہ چہرہ کسی غلط آدمی کا نہیں ہوسکتا۔ بعد میں اس کی ڈیوٹی راوی کے پل پر لگی اور اس نے ایک ٹرک پکڑا اور ترقی حاصل کی۔ اسی نے ایک دفعہ حضور کے قافلہ کو چوک میں روک کر ملاقات بھی کی تھی۔ اب وہ فوت ہوچکا ہے۔

☆ ایک دفعہ حضور اسلام آباد سے واپسی پر سکھیکی کے راستہ ربوہ تشریف لے جارہے تھے۔ ہمیں اطلاع مل گئی تھی چنانچہ بشیر احمد (بیٹے) نے دس بارہ تیتر روسٹ کروا کے ساتھ رکھ لئے۔ ہم حضورؒ کے استقبال کے لئے ریسٹ ہاؤس چلے گئے۔ جونہی حضور کی موٹر رکی۔ السلام علیکم کے بعد حضور نے فرمایا تیتر لائے ہونا! عرض کی کہ حضور آپ کو کس نے بتا دیا؟ فرمانے لگے بتانے والے نے بتا دیا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شخصیت کے بارہ میں چوہدری صاحب نے جو تأثر دیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے۔ ’’ایک طویل عرصہ کی رفاقت، حسن تعلق، قرابت اور مختلف حیثیتوں میں ملاقاتوں، روح پرور مجالس کے نتیجہ میں مجموعی تاثر کے لحاظ سے آپ کی شخصیت پر کشفی رنگ غالب تھا۔ آپ کا وجود جذب کرنے والا تھا۔ قریب پہنچنے والا اس جذب کو واضح طور پر محسوس کرتا۔ جذب و کشف کی کیفیت میں ہمہ وقت عملی و قولی طور پر اپنے تئیں لاشئ محض بیان فرماتے‘‘۔

جس طرح چوہدری محمد انور حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا قرب حاصل کیا اسی طرح یہ سلسلہ خلافت رابعہ میں بھی خوب سے خوب تر ہوکر جاری رہا۔ چنانچہ چوہدری انور حسین صاحب کی وفات 24 دسمبر 1995ء کے بعد کے خطبہ جمعہ یعنی 29 دسمبر 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’مکرم و محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ بہت ہی مخلص اور فدائی انسان تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایسی ہردلعزیز شخصیت تھی کہ اپنے کیا اور غیر کیا جو بھی ان کے قریب آتا تھا اس کا دل موہ لیتے تھے اور کسی جگہ میں نے کسی امیر ضلع کو اتنا ہردلعزیز نہیں دیکھا جتنا چوہدری انور حسین صاحب کو شیخوپورہ ہی میں نہیں اس کے گردوپیش میں بھی دیکھا ہے۔ جب وہاں کبھی میں جاتا تھا تو دعوت دیا کرتے تھے وہاں کے دانشوروں کو، حکومت کے افسر، غیر افسر، وکیل، زمیندار سب کشاں کشاں چلے آتے تھے۔ کبھی کسی نے اس بارہ میں خوف محسوس نہیں کیا کہ احمدیت کی تبلیغ ہونی ہے وہاں سوال و جواب ہوں گے ہم کیوں شامل ہوں، سارے آیا کرتے تھے اور بے حد عزت تھی چوہدری صاحب کی ان کے دلوں میں۔ اپنی ساری برادری پر بہت اثر رکھتے تھے اور ان کا مختصر تعارف یہ ہے کہ ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جو احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ ان کے بہنوئی رئیس احرار افضل حق تھے۔ ایک عبدالرحمٰن صاحب تھے جو پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے اور چوٹی کے جماعت کے مخالفین۔ اور احمدی کب ہوئے چودہ سال کی عمر میں۔ 1918ء میں پیدا ہوئے اور 1932ء میں احمدی ہوگئے۔ وہ چھوٹا سا بچہ چودہ سال کا ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا کہ قیامت برپا ہوگئی اس خاندان پر، دُور دُور سے چوٹی کے ہندوستان کے علماء کو بلایا گیا، ان کے ساتھ مجالس لگائی گئیں کہ اس کو توبہ کرادو۔ جب وہ کامیاب نہیں ہوئیں کوششیں اور چوہدری صاحب کو جو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت عطا فرمائی تھی اس سے چوہدری صاحب ہر ایک کا منہ بند کردیتے رہے تو پھر پیروں فقیروں کے پاس لے گئے اور کہا اس پر جنتر منتر کرو، کوئی دعائیں پڑھو۔ چوہدری صاحب واقعات سنایا کرتے تھے بعض پیروں نے کہا کہ نہیں اس پر کسی کا جادو نہیں چل سکتا یہ بڑی سخت ہڈی ہے۔ تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا بڑی تبلیغ کی توفیق ملی۔ اپنے خاندان میں، غیروں میں، ہر جگہ احمدیت کے لئے ایک تو غیرت میں ننگی تلوار اور تبلیغ کے لحاظ سے ایسا میٹھا رس تھے جو دلوں کی گہرائی تک اترتا تھا۔

1974ء میں جو جماعت کے خلاف شور اٹھا ہے اس کے پس منظر میں وہ کامیاب تبلیغ تھی جماعت کی ......اس میں چوہدری صاحب کا ضلع سب سے آگے تھا۔ ضلع شیخوپورہ سے سب سے بڑے وفد آیا کرتے تھے ہر ہفتے اور اللہ کے فضل سے رونقیں لگ جاتی تھیں۔ تو چوہدری صاحب نے اس مہم میں سب سے زیادہ مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ احمدیت کے عاشق، مسیح موعود کے عاشق، خلافت کے عاشق اور ایسی طبیعت مزے کی کہ باتیں کرتے تھے تو پھول جھڑتے تھے۔ لطائف کا بہت پیارا ذوق تھا اور حاضر جوابی تو درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ کئی لوگ چوہدری صاحب کی حاضر جوابی کی وجہ سے سوچ سوچ کر، سکیمیں بنا بنا کر آتے تھے کہ یہاں ہم ان کو پچھاڑ دیں گے اور بات کرتے کرتے چوہدری صاحب ایسا جواب دیتے تھے کہ الٹے پاؤں ان کو بھاگنا پڑتا تھا۔ کبھی آج تک میں نے یہ حاضر جوابی کے مقابلے میں چوہدری صاحب کو کسی سے شکست کھاتے نہیں دیکھا۔ غیروں کے مقابل پر بھی یہی حال تھا احمدیت کے دلائل کے تعلق میں بھی یہی حال تھا تو بہت ہی پیارا وجود تھا۔ حضرت مصلح موعود کے بہت پیارے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو بہت پیارے تھے اور مجھے بہت ہی پیارے تھے۔ بہرحال اللہ جو بلانے والا ہے وہ سب سے پیارا ہے......‘‘۔

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ مارچ 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب کی ایک غزل سے انتخاب پیش ہے:

لختِ جگر و ہمدم و احباب سب گئے
ہم کو دیارِ غیر میں اپنوں سے غم ملے
سجدے میں گِر کے، حالتِ توبہ میں چوم لوں
گر خواب میں بھی مجھ کو جوار حرم ملے
حسن و جمال و گیسو و رخسار و چشم و لَب
خالق کا ہی پتا دیا جتنے صنم ملے
مٹ جائیں یوں کہ رازہائے کُن فکاں کھلیں
خاکِ ازل کو پیار سے دشت عدم ملے

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ مارچ 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم سعادت اکرم صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

خلافت جُوئے شیریں ہے خلافت آسمانی ہے
ابلتے تازہ چشموں کا یہ ٹھنڈا شیریں پانی ہے
خلافت دراصل حصہ نبوت کا امامت کا
یہ اُس کے جاری دعووں کا نظامِ جاودانی ہے
خدا کے ہاتھ سے لگتا ہے یہ پودا خلافت کا
خدائے لم یزل کی آبیاری میں روانی ہے
ہمیشہ سلسلہ جاری رہے گا اُس کے کاموں کا
یہی رازِ نہانی ہے یہی سچی کہانی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 20, 2013 – September 26, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 20, 2013

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Quran
01:20	Inauguration of Tahir Mosque: Recorded on February 11, 2012.
02:35	Homeopathy And Its Miracles
03:05	Japanese Service
03:15	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 19, 1996.
04:15	Kasre Saleeb: Urdu discussion series about Christianity and its beliefs.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 274
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:05	Inauguration of Baitul Wahid
08:00	Siraiki Service
08:30	Rah-E-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:40	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Ghazwat-e-Nabi
14:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:10	Yassarnal Quran
14:35	Bengali Reply to Allegations
15:30	Marhum-e-Isa
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Inauguration of Baitul Wahid [R]
19:20	Real Talk
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-E-Huda
00:00	World News

Saturday September 21, 2013

00:15	Tilawat & Yassarnal Quran
01:00	Inauguration of Baitul Wahid
02:10	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
03:20	Rah-E-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 275
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 27, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
08:50	Question And Answer Session: Part 2, recorded on May 20, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:50	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
12:05	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:15	Al-Tarteel
12:40	Story Time
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seminar Seerat-un-Nabi
16:00	Live Rah-E-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address [R]
19:35	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:35	Story Time
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday September 22, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
03:55	Seminar Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 276
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau; Recorded on April 2, 2011.
08:05	Faith Matters
09:05	Question And Answer Session [R]
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on September 28, 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
14:10	Bengali Reply To Allegation
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:15	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
16:55	Kids Time
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
19:30	Real Talk
20:45	Food For Thought: An English discussion programme about social media.
21:45	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday September 23, 2013

00:00	World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:15	Food For Thought
02:50	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 277
06:00	Tilawat & Dars
06:30	Al-Tarteel
06:55	Inauguration of Baitul Aman Mosque
08:05	International Jama'at News
08:40	Husn-e-Biyan
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on January 31, 1999.
10:10	Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on July 5, 2013.
11:15	Tamil Service
12:00	Tilawat & Dars
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 30, 2007.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Tamil Service
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Maood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Inauguration of Baitul Aman Mosque [R]
19:35	Real Talk
20:35	Rah-e-Huda
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Tamil Service
23:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday September 24, 2013

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:35	Al-Tarteel
01:00	Inauguration of Baitul Aman Mosque
02:10	Kids Time
02:45	Friday Sermon: Recorded on November 30, 2007.
03:45	Tamil Service
04:20	Husn-e-Biyan
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 278
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur~an
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 27, 2008.
08:00	Our Birds
08:30	MTA Travel: A documentary about the Canadian city of Vancouver.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on November 27, 1999.
10:00	Indonesia Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on September 20, 2013.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Schrompochar
15:05	Spanish Service
15:45	Ghazwat-e-Nabi
16:35	Noor-e-Mustafwi
16:50	MTA Travel
17:15	Ilmul Abdaan: A series of medical programmes in Urdu explaining various issues related to health.
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on September 20, 2013.
20:30	Ghazwat-e-Nabi
21:20	Noor-e-Mustafwi
21:35	Our Birds
22:05	MTA Travel
22:30	Ilmul Abdaan
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday September 25, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:25	Jalsa Salana UK Address
02:25	Noor-e-Mustafwi
02:45	Our Birds
03:15	Ghazwat-e-Nabi
04:05	MTA Travel
04:30	Ilmul Abdaan
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 279
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:10	Al Tarteel
06:40	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 23, 2008.
07:45	Real Talk
08:50	Question And Answer Session: Part 2,recorded on May 20, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
11:55	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:25	Al Tarteel
12:55	Friday Sermon: Recorded on December 14, 2007.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:40	Moshairah
16:40	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:20	Real Talk
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	An Introduction of Ahmadiyyat
21:45	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan

Thursday September 26, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45	Al Tarteel
01:15	Jalsa Salana Germany Address
02:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
02:55	Moshairah
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 280
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:50	Jalsa Salana USA Address: Recorded on June 30, 2012.
08:00	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 25, 1996
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
12:55	Friday Sermon: Recorded on September 20, 2013.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Maseer-E-Shahindgan
16:40	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 25, 1996.
17:45	Yassarnal Quran
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana USA Address [R]
19:45	Faith Matters
21:00	Tarjamatul Quran Class
22:05	Kasre Saleeb
22:50	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 Friday 13 September , 2013 Issue No. 37

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر101)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم دیکھتے ہو قوم میں عِفّت نہیں رہی
وہ صدق وہ صفا وہ طہارت نہیں رہی
مومن کے جو نشاں ہیں وہ حالت نہیں رہی
اُس یار بے نشاں کی محبت نہیں رہی
اِک سیل چل رہا ہے گناہوں کا زور سے
سنتے نہیں ہیں کچھ بھی معاصی کے شور سے
ہر دم کے خبث وفسق سے دل پر چڑے حجاب
آنکھوں سے اُن کی چھپ گیا ایماں کا آفتاب

(درثمین،صفحہ:108-109)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ جون 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

....

❁......**ڈاور،ضلع چنیوٹ:** یہاں چند مقامی غیر احمدیوں نے احمدیوں کے گھروں کے سامنے راستہ بند کردیا۔ متاثرین نے متعلقہ محکمہ والوں، اخباری نمائندگان اور چند بااثر لوگوں کو بلایا کہ آپ خود اس کارروائی کا نتیجہ دیکھ لیں۔ اس پر حکمت ردعمل سے شام تک راستہ کھل گیا۔

لیکن اگلے دن غیر احمدیوں کے ایک بڑے جلوس نے مقامی سیاست دانوں کے ساتھ مل کر پولیس سے ملاقات کی اور گزرگاہ پھر مسدود ہوگئی۔

اطلاعات کے مطابق اس گاؤں میں موجودہ گٹھ جوڑ اور اتار چڑھاؤ حالیہ ملکی انتخابات میں فتح وشکست کا شاخسانہ ہیں۔لیکن تحریک ختم نبوت کے مولوی تو فوراً میدان میں کود پڑے کیونکہ بدامنی پھیلانے اور نفرت کو ہوا دینے کا کوئی موقعہ ضائع کرنا اس تحریک کے اساسی اصولوں کے ہی خلاف ہے۔مولویوں نے اس مضافاتی گاؤں پہنچ کر دیہاتیوں کو ورغلایا اور جمعہ المبارک کا خطبہ بھی اسی موضوع کے لئے وقف کردیا۔

اسلامی جمہوریہ میں رہنے والے احمدی حسب سابق احتیاط کے اصولوں پر کاربند ہوکر خدا سے مدد کے ملتجی ہیں۔

....

❁......**سیٹھ کالونی،ضلع اوکاڑہ، 14 مئی:** اہل حدیث کی مسجد سے ایک مولوی نے جماعت احمدیہ کے خلاف اندرونی خبث کا مظاہرہ کرتے ہوئے شدید بدزبانی کی اور سامعین کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کیا۔

اس مولوی نے ہرزہ سرائی کی کہ مرتد کی ایک ہی سزا ہے اور وہ ہے موت۔۔۔۔۔۔اگر انتظامیہ نے کچھ نہ کیا تو ہم خود نکلیں گے اور جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو سخت سزائیں دیں گے۔ احمدی واجب القتل ہیں۔۔۔۔۔ مرتدین کے خلاف قانون سازی خلفائے راشدین کے دور میں ہی ہوگئی تھی اور اس کی سزا قتل قرار پائی تھی۔ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسی قانون سازی قومی اسمبلی میں بھی کی جائے۔

....

❁......**قاسمی کالونی،ضلع جھنگ، 30 مئی:** یہاں درس قرآن وحدیث کا دور کیا گیا جو رات ساڑھے نو بجے شروع ہوا اور رات کے دو بجے تک جاری رہا۔اس دوران چار تقاریر کی گئیں۔پہلی تقریر فضائل قرآن کے موضوع پر تھی جبکہ باقی تینوں تقاریر میں حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے متعلق نہایت بے شرمی سے اوباشانہ طرز پر سامعین کو گمراہ کیا گیا اور الزام تراشی کرتے وقت جھوٹ کی نجاست سے بھی پرہیز نہ کیا گیا۔

....

❁......**ربوہ:** اس شہر کی زمین 65 برس قبل صدر انجمن احمدیہ نے حاصل کی تھی اور اسی انجمن کی ملکیت ہے۔حال ہی میں مفسدہ پرور لوگوں کی خیانت سے محفوظ رکھنے کے لئے ریلوے سٹیشن سے لیکر ریلوے پھاٹک تک کی زمین پر خاردار تاریں لگوائی گئیں تو قانون شکنی کے لئے تازہ دم رہنے والے مولوی کود پڑے اور جھوٹے الزامات گھڑ کر جہلاء کو مشتعل کردیا۔

مولوی نے اشتہار بازی کرکے جمعہ کے دن سٹیشن والی مسجد میں 600 لوگوں کو جمع کرلیا اور خطبہ جمعہ کے نام پر کھڑے ہوکر اکابرین جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت غیر شریفانہ گندہ دہانی کی ۔ جماعت نے پولیس کو قبل از وقت مطلع کردیا تھا۔یوں یہ لوگ عملاً بڑی شرارت اور فتنہ برپا نہ کرسکے۔

....

❁......**چک منگلا،ضلع سرگودھا، 7 جون:** مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت کے پاس چار آدمی آئے اور مقامی احمدیہ مسجد کے اندر درج کلمہ طیبہ مٹانے کا مطالبہ کیا۔مکرم عبداللہ صاحب نے بتایا کہ جناب ہم لوگ نہ تو کلمہ شکنی کرتے ہیں اور نہ ہی ایسی بدبختی کرنے کی اجازت دینے والی جماعت ہیں۔ یہ چاروں آدمی دھمکی لگا کر چلے گئے کہ ہم لوگ کلمہ طیبہ مٹا کر ہی دم لیں گے۔

احمدیوں نے علاقہ کے معززین سے رابطہ کرکے اس شرارت کی اطلاع پہنچائی اور پولیس کو بھی مطلع کرکے سیکیورٹی دینے کا کہا۔پولیس افسران نے چند اہلکار نماز جمعہ کے وقت مسجد میں بھیج دیئے نیز فریقین کو شام پانچ بجے تھانہ حاضر ہونے کا حکم دیا۔

وقت مقررہ پر احمدی تو پہنچ گئے لیکن کلمہ شکنی پر کمربستہ فریق مخالف حاضر نہ ہوا۔معززین علاقہ نے پولیس کو بتایا کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی بھی تکلیف نہیں ہے۔

قبل ازیں جب مسجد کے مرکزی دروازہ سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا تھا تب معاندین نے یہ منظور کیا تھا کہ مسجد کے اندر جو کچھ بھی لکھا ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی اسے مٹانے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

....

❁......**ڈیرہ غازی خان، 5 مئی:** ہمارے احمدی بھائی مکرم محمد صابر طاہر صاحب جو افواج پاکستان میں سپاہی تھے،شمالی وزیرستان میں اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے مادر وطن کے لئے قربان ہوگئے۔آپ اپنے ساتھیوں سمیت رزمک میں ایک راستہ صاف کررہے تھے۔سڑک کنارے نصب دو بم مہارت سے ناکارہ بنانے کے بعد جب یہ لوگ ایک تیسرے بم کو ناکارہ کررہے تھے کہ دہشت گردوں نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبادیا۔یوں یہ بھائی مٹی کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کرگئے۔

شہید مرحوم کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔اہل خانہ کے مطابق کئی قرائن گواہ ہیں کہ شہید مرحوم کو اپنے وقت شہادت کے قریب آنے کا علم ہوچکا تھا۔

قارئین کرام! گزشتہ کئی عشروں سے آبیاری کی جانے والی مذہبی منافرت اور تعصب کی تباہ کن فصلیں آج وطن عزیز میں خوب لہلہارہی ہیں۔اس سانحہ کا ذکر پاکستان کے اخبارات میں آیا لیکن جب کسی بدخواہ نے شرارت کی تو وطن کی خاطر جان دینے والے کے نام کا حصہ خبر سے ”محمد“ حذف کردیا گیا کیونکہ بقول مولوی کسی بھی احمدی کا نام ”محمد“ رکھنا بھی گستاخی میں داخل ہے اور شہادت کا رتبہ پانے والا ایک احمدی مسلمان ہے۔

بوقت شہادت مکرم محمد صابر طاہر صاحب کی عمر تئیس برس تھی۔پسماندگان میں بیوہ، معمر والدین، ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں۔

....

❁......ماہ جون کی اخبارات سے

❁......جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کراچی میں قتل (روزنامہ ڈان،لاہور،12 جون)

❁......احمدی مالکان کے رسالہ کا دفتر سیل۔متحدہ ختم نبوت کے کم ازکم اٹھارہ مولویوں کا رسالہ کے دفتر کے باہر چوبیس گھنٹے پہرہ (روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون،لاہور،14 جون)

❁......احمدیہ فرقہ کا ایک ممبر لاہور پاکستان میں قتل (زی نیوز ڈاٹ کام)

❁......احمدیہ مطبوعات کیس: گستاخی کے الزام میں زیر حراست ملزم کی درخواست ضمانت مسترد (روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون،لاہور،9 جون)

❁......ہفت روزہ رسالہ کے احمدی مالکان کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج (روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون لاہور، 15 جون)

❁......سیف الرحمٰن احمدیہ عبادت گاہ پر حملہ کے الزام سے عدم ثبوت کی بناء پر بری (روزنامہ جناح لاہور، 14 جون)

❁......چناب نگر: سیکیورٹی کے غیر معیاری انتظامات۔ اصلاح احوال کا مطالبہ (روزنامہ مشرق لاہور،3 مئی)

❁......چناب نگر: پینے کا صاف پانی نایاب۔فلٹریشن پلانٹ پر لمبی قطاریں (روزنامہ پاکستان لاہور، 26 جون)

❁......چناب نگر: دفتر سوئی گیس کا عملہ ٹاؤٹ مافیا بن کر رہ گیا (روزنامہ خبریں لاہور،27 جون)

❁......چناب نگر: گٹروں کے پائپ پینے والے پانی کی سپلائی لائن سے مل گئے۔شہری امراض کا شکار۔ بار بار درخواستیں دینے کے باوجود انتظامیہ بے حس: شہری (روزنامہ پاکستان لاہور،5 جون)

❁......چناب نگر: گلیاں کوڑے کا ڈھیر بن گئیں۔ بدبو اور تعفن سے زندگی اجیرن (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد، 29 جون)

❁......قادیانیت مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے: مولوی ارشاد (روزنامہ پاکستان لاہور،5 جون)

❁......مردان: نماز جنازہ کے لئے جمع ہونے والوں پر خودکش بمبار کا حملہ، ایم پی اے سمیت 30 جاں بحق (روزنامہ مشرق لاہور،19 جون)

❁......لالہ موسیٰ ، پنجاب: چھوٹے بچوں کو پولیو کے حفاظتی قطرے پلانے والی ٹیم پر تشدد (روزنامہ ڈان لاہور، 25 جون)

❁......نانگا پربت بیس کیمپ پر دہشت گردوں کا حملہ، 10 غیر ملکی کوہ پیما قتل (روزنامہ ڈان لاہور،24 جون)

❁......نیا پاکستان؟ پاکستان تحریک انصاف کی ٹکٹ پر ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے والے شخص کا ممتاز قادری کی رہائی کا مطالبہ (روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون لاہور،20 جون)

❁......پشاور کی مسجد میں خودکش حملہ ،15 جاں بحق (روزنامہ ڈان لاہور،22 جون)

❁......کوئٹہ پرحملوں میں 14 لڑکیوں اور ڈپٹی کمشنر سمیت 25 افراد جاں بحق (روزنامہ ڈان لاہور،16 جون)

❁......دہشت گردوں نے نیٹو کا سامان لے جانے والے تین ٹرک جلاڈالے، 4 ڈرائیورز زندہ جل گئے۔ (روزنامہ ڈان لاہور،11 جون)

❁......ہنگو: پاکستان تحریک انصاف کے ممبر صوبائی اسمبلی قتل (روزنامہ دی نیوز لاہور،4 جون)

❁......سندھ ہائی کورٹ جج پر طالبان کے حملہ میں 9 افراد جاں بحق (روزنامہ ڈان لاہور،27 جون)

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلاّؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

......اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔